صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 10 جنوری 2020ء
بمطابق 14 جمادی الاوّل 1441 ہجری صبح گیارہ بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَینَیكَ اِلٰی مَا مَتَّعنَا بِهٖۤ اَزوَاجًا مِّنهُم زَهرَةَ الحَیٰوةِ الدُّنیَاO لِنَفتِنَهُم فِیهِ Oوَرِزقُ رَبِّكَ خَیرٌ وَّاَبقٰیO وَاْمُر اَهلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصطَبِر عَلَیهَاO لَا نَسـئَلُكَ رِزقًاO نَحنُ نَرزُقُكَO وَالعَاقِبَةُ لِلتَّقوٰیO وَقَالُوا لَولَا یَاْتِینَا بِاٰیَةٍ مِّن رَّبِّهٖO اَوَلَم تَاْتِهِم بَیِّنَةُ مَا فِی الصُّحُفِ الاُولٰیO وَلَو اَنَّاۤ اَهلَكنٰهُم بِعَذَابٍ مِّن قَبلِهٖ لَقَالُوا رَبَّنَا لَولَاۤ اَرسَلتَ اِلَینَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِكَ مِن قَبلِ اَن نَّذِلَّ وَنَخزٰیO قُل كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا O فَسَتَعلَمُونَ مَن اَصحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ وَمَنِ اهتَدٰی ۔

(ترجمہ): ورنگاہ اُٹھا کر بھی نہ دیکھو دُنیوی زندگی کی اُس شان و شوکت کو جو ہم نے اِن میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہے وہ تو ہم نے انہیں آزمائش میں ڈالنے کے لیے دی ہے۔اور تیرے رب کا دیا ہوا رزق حلال ہی بہتر اور پائندہ تر ہے۔اپنے اہل و عیال کو نماز کی تلقین کرو اور خود بھی اس کے پابند رہو ہم تم سے کوئی رزق نہیں چاہتے۔رزق تو ہم ہی تمہیں دے رہے ہیں اور انجام کی بھلائی تقویٰ ہی کے لیے ہے۔وہ کہتے ہیں کہ یہ شخص اپنے رب کی طرف سے کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں لاتا؟ اور کیا ان کے پاس اگلے صحیفوں کی تمام تعلیمات کا بیان واضح نہیں آگیا؟۔اگر ہم اُس کے آنے سے پہلے اِن کو کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو پھر یہی لوگ کہتے کہ اے ہمارے پروردگار، تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ذلیل ورسوا ہونے سے پہلے ہی ہم تیری آیات کی پیروی اختیار کر لیتے۔اے محمدؐ، ان سے کہو، ہر ایک انجام کار کے انتظار میں ہے، پس اب منتظر رہو، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون سیدھی راہ چلنے والے ہیں اور کون ہدایت یافتہ ہیں۔و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ الحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: کوسچنز آور: کوئسچن نمبر 4281، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، کوئسچن نمبر 4281۔

*4281_ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیرامداد بحالی وآبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ ریلیف کے ماتحت اداروں ریسکیو 1122 اور پی ڈی ایم اے کے ملازمین کو میڈیکل بل کی مد میں ادائیگی کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ ریلیف اوراس کے ماتحت اداروں ریسکیو 1122 اور پی ڈی ایم اے نے یکم جنوری 2015 سے لیکراب تک جن جن ملازمین کو میڈیکل کی مد میں ادائیگی کی ہے،ان کے نام،عہدہ، گریڈاورادائیگی کی ماہانہ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد اقبال خان(وزیر امداد بحالی وآبادکاری): جی ہاں، محکمہ ریلیف اور اس کے ماتحت اداروں ایمرجنسی ریسکیو سروس 1122 اور پی ڈی ایم اے میں جن جن ملازمین کو میڈیکل کی مد میں ادائیگی کی گئی ہے،ان کے نام،عہدے اور گریڈز کی تفصیل ریسکیو 1122 پی ڈی ایم اے اور محکمہ ریلیف کے فلیگز کے ہمراہ لف ہے (مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سوری سر، یہ ابھی مجھے ملا ہے،اس پر ٹائم بھی دیکھ لیں اور یہ اس کا پلندہ بھی دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ ڈیپارٹمنٹ نے، یہ جو بھی آپ کا ڈیپارٹمنٹ ہے،اس نے مجھے ابھی یہ پلندہ دیا ہے اور اس پلندے کو ابھی دیکھ نہیں سکتی اور نہ مجھ میں اتناStamina ہے کہ میں اس پلندے کو دیکھوں سر،آپ جو ہے نا،میں آج آپ کو ایک بات کرنے جارہی ہوں،آپ برا نہ منائیں،آپ کی چیئر کی ہم لوگ بہت زیادہ عزت کرتے ہیں لیکن آپ بہت کمزور سپیکر ہیں،آپ کی رولنگ،آپ کا یہاں سے احکامات جانا،آپ کی یہاں سے ہر چیز،آپ کی رولنگ جو ہے نا،وہ بالکل لوگ ایسے، میں اب مثال نہیں دے سکتی کہ،ہواؤں میں اڑادیتے ہیں۔

جناب سپیکر: مثلاً؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: مثلاً یہ دیکھ لیں، پھر اس کے بعد Vice Chancellor کا دیکھ لیں، جو میں نے آپ کو VC کا کہا ہے،وہ دو دن ہو گئے ہیں اپنے دفتر میں بیٹھ کر کام کر رہا ہے،آپ کیسی رولنگ

دیتے ہیں، مجھے یہ بتائیں کہ اس کے بارے میں آپ نے رولنگ دی ہے کہ دو دن پہلے آپ ایجنڈا دیں گے، یہ کیسے میں اس کو سٹڈی کروں، اس کے علاوہ کتنی رولنگز میں آپ کو یاد کراؤں؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا بڑا اچھا حل ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کتنی رولنگز آپ کو یاد کراؤں؟۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا حل یہ ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، No، میں آپ کے خلاف۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کوسچن کو ہم کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں، اس میں آپ اس کو وہ کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ کی رولنگ جب آپ کی بیوروکریسی نہیں مانتی ہے، آپ کی رولنگ جو ہے، یہ خیبر پختونخوا کے لوگ نہیں مانتے ہیں تو جناب سپیکر، آپ یہ چیئر چھوڑ دیں۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی، بات یہ ہے کہ جس دن میری رولنگ کسی نے نہ مانی، جس دن میری رولنگ کسی نے نہ مانی، اس دن یا میں نہیں ہوں گا یا وہ آفیسر نہیں ہوگا، ایک بات۔ دوسری بات، آپ نے VC کی بات کی ہے (شور) میری عرض سنیں، ایک منٹ نا، VC کی بات آپ نے کی ہے، اس کا ایک قانون ہے، اب وہ اختیار گورنر کے پاس ہے، (شور) میری عرض سن لیں، میری عرض سن لیں، ایکٹ جو ہے، یونیورسٹی ماڈل ایکٹ آپ پڑھ لیں، دیکھیں میری ہی رولنگ پر وہ کیس ان کے پاس چلا گیا ہے اور وہ اس پر انکوائری کریں گے، Forced leave پر بھیج سکتے ہیں، یہ اختیار سارا گورنر کے پاس ہے اور وہ چیز ہو رہی ہے، باقی یہ جو کوسچن کی جو آپ نے بات کی، یہ اگر آپ کو ابھی دیا گیا ہے تو غلط دیا گیا ہے اور اس ڈیپارٹمنٹ کا قصور ہے، اب اس ڈیپارٹمنٹ کی سزا یہ ہے کہ اس کوسچن کو فوراً کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔ جی خوشدل خان صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میرا مائیک کھولیں، بات یہ نہیں ہے سر، مجھے پرسوں سے Threats مل رہی ہیں اس VC کی، میں نہ اس VC کو جانتی ہوں نہ میری اس کے ساتھ کوئی دشمنی ہے لیکن اگر میرے ملک میں، اگر ملک میں، میرے صوبے میں اگر اس قسم کے VCs بیٹھے ہیں جن کے پاس Dual nationalities ہیں تو جناب سپیکر، چاہے وہ کسی کا جو بھی ہے سر، مجھے اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے، نوشہرہ والا VC ہٹایا گیا ہے لیکن ابھی تک اس کا وہ کام چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ ایک فورم ہے جس نے Decide کرنا ہے

(شور)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: تو پھر مجھے کیوں Threats مل رہی ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کو Threats ہیں تو آپ بتائیں، اس کے بعد، جی ظفر اعظم صاحب، ظفر اعظم صاحب۔

<u>جناب ظفر اعظم</u>: جی، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں، ایک اور بحث میں ہم چلے گئے ہیں، ایجنڈا اور ہے۔

<u>جناب ظفر اعظم</u>: نگہت صاحبہ نے جو بھی کہہ دیا، وہ ٹھیک ہے لیکن سب سے پہلے تو اعتراض تو مجھے یہ ہے کہ اس نے چیئر پر جو Weakness کا الزام لگایا، اس کی میں مذمت کرتا ہوں، اس کو میں چاہتا ہوں کہ اس کو وہ واپس لیں۔ نمبر دو بات یہ ہے کہ (شور) بات سنیں، بات سنیں، آرام سے۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: آپ تشریف رکھیں نا، بات سنیں، بیٹھیں آپ، ظفر اعظم صاحب کی بات سن لیں۔

<u>جناب ظفر اعظم</u>: آپ جو بھی کہنا چاہتی ہیں، آپ کو اختیار ہے۔ دوسری بات وہ جو وائس چانسلر کی بات اس نے کی ہے، اس میں جی ہائی کورٹ کے Decisions ہیں اور اس میں جو مواد نگہت صاحبہ نے پوائنٹ آف آرڈر پر پیش کیا ہوا ہے اگر وہ غلط ثابت ہوا انکوائری میں، تو کیا اس آنریبل ممبر کیلئے بھی کچھ ہے کہ وہ ویسے ایک باعزت شخص کی جو تضحیک کر رہی ہیں؟ اس کیلئے بھی کوئی قانون ہے یا جو بھی کسی ممبر کو کوئی پتا تھما دیں کسی ممبر کو اور وہ ہاؤس میں آ کر ایسے ہی ایک گورنمنٹ سرونٹ کو Disturb کرتے ہیں، اس کے کام۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بغیر ثبوت کے کسی کو بھی بات نہیں کرنی چاہیئے۔

<u>جناب ظفر اعظم</u>: ثبوت تو میرے پاس بھی ہے، میں ابھی دیتا ہوں، ہائی کورٹ کی اس پر رولنگ بھی ہے، ہائی کورٹ کے Decisions بھی ہیں اور جو الزامات اس نے لگائے ہیں، میں موقع پر بھی اس کا جواب دے سکتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، نگہت بی بی۔ جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: تھینک یو مسٹر سپیکر، میں بہت مشکور ہوں کیونکہ یہ کوئسچنز آور کا ٹائم ہے اور دو گھنٹے ہیں لیکن چونکہ نگہت بی بی نے ایجنڈے کے بارے میں بات کی، اس پر ہمارے بھی

It is very excellent and ہیں سر، جس کرسی پر آپ تشریف فرما ہیں Grievances strong Chair.،اس کا ہم سب پر اس کے آداب، اس کی عزت ہم سب پر فرض ہے۔ سر، آپ کی رولنگ، آپ کی ہدایت، آپ کا حکم وہ Law ہوتا ہے سر، ایجنڈا ہمیں بھی ٹائم پر نہیں ملتا ہے کیونکہ یہاں پر جو آپ کی ایڈمنسٹریشن ہے، ان سب کو سیشن الاؤنس دیا جاتا ہے، ہم جب پوچھتے ہیں تو یہاں پر جب ہماری اسمبلی ختم نہیں ہوتی تو سیکشن والے بھی چھٹی کرتے ہیں، یہ پرسوں ترسوں کی بات ہے، یہ بار بار میں ٹیلیفون کرتا ہوں کہ مجھے ایجنڈا بھیج دیں کیونکہ ایجنڈا، It is very important. جب ہمیں ایجنڈا ٹائم پر مل جائے، یہ تو ہم اس پر کوئسچنز کرتے ہیں، اگر ہمارے اس میں کوئسچنز نہیں ہیں، اگر اس میں ہمارا بزنس نہیں ہے لیکن سپلیمنٹری کوئسچنز تو ہم کر سکتے ہیں، جب ہمیں ایجنڈا In time نہیں ملتا ہے، ہمیں ایک گھنٹہ پہلے ملتا ہے، سیشن سے، Sitting سے دو گھنٹہ پہلے، وہ بھی ہماری کوششوں سے ہوتا ہے، سر ایک منٹ، سر، یہ کہہ رہے ہیں، یہ چیز، اب سر، یہ لوگ آپ کے ایڈمنسٹریشن والے کہہ رہے ہیں کہ آپ کے سامنے جو یہ شیشے میشے لگے ہوئے ہیں، تو بعض اوقات ہم گاؤں میں ہوتے ہیں، وہاں پر ہمارا نیٹ کام نہیں کرتا ہے، ہماری وہاں بجلی لوڈشیڈنگ گھنٹوں کی بجائے دنوں پر ہو گئی ہے تو یہ ہمارے لئے کارآمد نہیں ہے، بلکہ میں یہ کہتا ہوں اس ہاؤس سے کہ اس میں انکوائری مقرر کی جائی کہ جس نے بھی یہ Propose کیا ہے، جس نے بھی یہ یہاں پر Install کیا ہے، اس پر انکوائری کی جائے، اس میں غبن ہوئی ہے، اس میں کرپشن ہوئی ہے اور یہ جو لگائے گئے ہیں، یہ بالکل ناکام ہیں، یہ ہمیں کوئی فائدہ نہیں دیتا ہے۔ دیکھو آپ جتنے بھی ممبران صاحبان تشریف فرما ہیں، کوئی اس سے مستفید نہیں ہو رہا ہے، تو سر، یہ ایجنڈے کے بارے میں خصوصاً آپ انسٹرکشنز Strictly دے دیں کہ یہ ہمیں ٹائم پر مل جائے۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، ہم نے پہلے بھی یقیناً جو نگہت بی بی کہہ رہی ہیں، خوشدل خان کہہ رہے ہیں، یہ بات میں نے بھی کی تھی، چونکہ ہمارے بہت سے لوگ گاؤں سے آتے ہیں اور وہاں پر نہ بجلی ہوتی ہے اور نہ نیٹ کام کرتا ہے اور ابھی تو ادھر بھی اسی طرح کا حال ہے، اگر آپ وہ پرانا سسٹم بحال کریں جو آپ کاغذ کے نقصان کو تو دیکھتے ہیں لیکن وہاں پر جو صحیح جوابات نہیں آرہے ہیں، وہ بہت بڑی آپ کی چیئر کیلئے بے عزتی ہے، آپ کے سٹاف پر بھی انگلیاں اٹھ رہی ہیں، جو ڈیپارٹمنٹ ہے وہ بھی، اگر اس میں ضرور آپ دے دیں لیکن سب اسمبلی ممبران کو ایک ایک کاپی، جو سوال ہے، جو

تحریک التواء ہے، جو کال اٹنشن ہے، اس کو بھی ساتھ ساتھ دے دیں، اتنا اس پر نقصان نہیں ہے پیپر کا کہ کاغذات پر اتنا نقصان ہوتا ہے لیکن جو کام نہ ہونا ہے اس سے زیادہ تر اسمبلی متاثر ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، مطلب ہر ممبر کو جس طرح پہلے کاپی دی جاتی تھی، اسی طرح دی جائے؟

قائد حزب اختلاف: پہلے کاپی دی جاتی تھی، ہم اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔

جناب سپیکر: ابھی صرف یہ ہے کہ اس کی پانچ Copies شاید ہوتی ہیں، ایک تو Concerned Member کو مل جاتی ہے جس کا کوئی بزنس ہوتا ہے، کو ٹسچن وغیرہ خاص طور پر، باقی چیزیں Upload ہو جاتی ہیں، دو دن پہلے اس کے اوپر۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): نہیں جی، ابھی ضمنی سوال اگر کوئی کرتا ہے، یہ پورے ہاؤس کی پراپرٹی ہے، یہ سب ممبران کی ہے، یہ اس Mover کی نہیں ہے، ابھی وہ دوسرے ممبران کو نہیں مل رہے تو کس طرح اس میں ضمنی سوال کریں گے؟

جناب سپیکر: نہیں، واقعی، اس کے لیپ ٹاپ پر تو موجود ہے نا، Desktop کے اوپر، اس کے Desktop کے اوپر تو ڈیٹیل ساری موجود ہے نا۔

قائد حزب اختلاف: نہیں، ادھر ہے جی، لیکن اگر پچھلی طرح اگر ہمیں آتے تھے تو اس میں کیا۔۔

جناب سپیکر: تو پھر تو یہ سسٹم سارا ختم کرنا پڑے گا ہمیں، جو ہم نے لگایا ہے۔

قائد حزب اختلاف: نہیں، تو یہ سسٹم ابھی نہیں چل رہا ہے، مختلف اضلاع میں لوگ جاتے ہیں اور جب ادھر سے آتے ہیں تو یہ اس کو وہاں پر۔۔۔۔

جناب سپیکر: درانی صاحب، دنیا اب بہت جدت کی طرف جا رہی ہے، اس میں ذرا بیٹھ کر، چلیں اس پر ڈسکشن کر لیتے ہیں، کسی Solution پر پہنچ جاتے ہیں، آپ کے ساتھ ایک میٹنگ کر لیتے ہیں کہ کوئی اس ممبر کی تکلیف کا بھی ازالہ ہو، کام بھی چلے اور جو ایک چیز ہم نے ہماری اسمبلی کی یہ بڑی Uniqueness ہے اور میں آپ کی اطلاع کیلئے بتاؤں کہ ابھی سندھ، پنجاب، بلوچستان، تینوں ہماری اسمبلی کو وزٹ کر چکے ہیں کہ وہ بھی اس سسٹم کو وہاں پر Install کرنا چاہتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: اگر انہوں نے آزمایا تو دوبارہ اس کو آپ کی طرح سپیکر کو یہی بات کہیں گے کہ خدارا پرانا سسٹم بحال کرو، (قہقہہ) ان کو ابھی تک پتا نہیں ہے کہ اس کی مشکلات کیا ہیں؟ اس لئے وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور یہ ایشیاء کی واحد اسمبلی ہے۔ (قہقہہ)

قائد حزب اختلاف: یہ پلیز، آپ کر لیں، سب کی ایک ہی بات ہے۔

جناب سپیکر: آپ سے اس پر میٹنگ کرتے ہیں، ایک یہ جو ہماری پارلیمنٹری میٹنگ ہوتی ہے، آپ کے ساتھ کوئی Decision کریں گے۔

قائد حزب اختلاف: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں۔

قائد حزب اختلاف: دوسرا ابھی، چونکہ میرے خیال میں سوالات شروع نہیں ہوئے، میں نے آپ کو فون پر بھی بتایا تھا کہ ایک اہم مسئلہ ہے اور اگر آپ اجازت دیں تو اس پر میں تھوڑی سی بات کر لوں۔

جناب سپیکر: کوئسچنز کے بعد نہیں کر لیتے؟ ابھی تو نگہت کا کوئسچن چل رہا ہے۔

قائد حزب اختلاف: جی؟

جناب سپیکر: نگہت بی بی کا کوئسچن چل رہا ہے نا۔

قائد حزب اختلاف: آپ کا چل رہا ہے؟ اچھا ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: چل رہا ہے نا، اس کے بعد پھر کر لیتے ہیں، نگہت۔

Ji, Taj Khan Sahib, Minister for Prisons. Taj Muhammad Khan Sahib.

جناب تاج محمد (معاون خصوصی برائے جیل خانہ جات): جناب سپیکر، ہمارے آنریبل ممبر نے کہا ہے کہ یہ کرسی کمزور ہے، تو میری گزارش ہے کہ یہ Expunge کیا جائے کارروائی سے۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ نے خود پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں بیٹھ کر، You are the honourable Member، خوشدل خان صاحب، آپ نے سپیکر کی کرسی کی طاقت دیکھی ہے، آپ لوگوں کے تعاون سے پانچ بلین روپے آپ لوگوں نے Recover کئے ہیں اسی کرسی کی طاقت سے، تو The credit not only goes to me, goes to all of you. تو بات یہ ہوتی ہے، ہمارے ڈیپارٹمنٹس کے اندر غلطیاں بھی ہیں، افسران کے اندر کوتاہیاں بھی ہیں، کوشش یہ ہوتی ہے اس چیئر کی کہ معاملات کو افہام و تفہیم کے ساتھ آگے بڑھایا جائے، اداروں میں لڑائی کروا دینا تو ہمارے لئے ایک منٹ کا کام ہے لیکن ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ حکومت کے لئے کوئی مسائل پیدا نہ ہوں اس ہاؤس کی جانب سے، اس

لئے تھوڑی Leniency ہم لیتے ہیں لیکن یہ بھی نہیں کہ ایک رولنگ جائے اور اس پہ عمل نہ ہو، عمل میں تاخیر کی وجہ جو ہوتی ہے، اس کو For instance جو دو دن لگ گئے یا تین دن تو Ignore کیا جا سکتا ہے کہ یہ سمری HED سے لاء، چیف سیکرٹری، چیف منسٹر اینڈ گورنر کو جاتی ہے اور وہاں سے پھر جو ہماری رولنگ گئی ہوئی ہے، اس پہ گورنر نے ایکشن لینا ہے اور By all means لینا ہے، یہ نہیں ہے کہ ایکشن نہیں ہونا، اب ایکشن کیا ہونا ہے؟ They will call the Vice Chancellor, Governor Sahib will give him hearing کہ جی آپ آئیں، بتائیں، آپ کے اوپر یہ Allegations لگائے گئے ہیں، اب انہوں نے اپنے Defense میں کوئی ثبوت دے سکے تو وہ بچ جائیں گے اور اگر نہ دے سکے تو Governor will send them on forced leave for ninety days, this is in the University Model Act پھر During that period وہ ساری انکوائری ہوتی رہتی ہے، تو ذرا ٹھنڈا، گرم کھانے سے منہ جل جاتا ہے۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، ایک منٹ جی۔

جناب سپیکر: جی، ابھی ۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: میں نے، میں صرف ایک پوائنٹ، میں بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر: ابھی میرے خیال میں آپ اس Topic پہ آ جائیں، اب یہ ایشو ہم سے نکل گیا، اب یہ گورنر سے Related ہے۔ جی عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، اس میں کورٹ کا Decision موجود ہے اور سپریم کورٹ کے Decision میں یہ ساری چیزیں Clear کر دی گئی ہیں اور میں اتنا آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ سپریم کورٹ کے Decision کے اندر ایک کیٹیگری ایسی ہے Foreign faculty کے نام سے کہ اس کو Clear کر دیا گیا ہے اور میں صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ نے اس کو Implement کر دیا تو آپ کی جو یونیورسٹیز ہیں، ان کے اندر اتنی Foreign faculties ہیں، سارے لوگ چلے جائیں گے آپ کے، میں صرف یہ بات، اتنی بات کہنا چاہتا ہوں اور جو ۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں جو میں نے دیکھا ہے Faculty is exempted, administrative جو Power رکھتے ہیں لوگ، وہ اس میں Include ہیں۔

جناب عنایت اللہ: سپریم کورٹ کے Decision میں چیزیں Clear ہیں، Hundred percent clear ہیں سر، اس سلسلے میں میں کہہ رہا ہوں کہ تھوڑا Cautious

جناب سپیکر: بہرکیف، عنایت اللہ صاحب، ----We are the

جناب عنایت اللہ: Cautious approach اختیار کریں تاکہ اس ہاؤس کے اندر ایسی بات نہ اٹھے کہ جس پر بعد میں ہم پچھتائیں۔

جناب سپیکر: You are the legislator، آپ اس کو چیک کریں اور اپنی یونیورسٹیوں، صوبے کی Best، ان میں اگر کوئی قانونی سقم ہے تو آپ Legislation لے آئیں، ہم اس کو دور کر لیتے ہیں، یہاں پہ ہم بیٹھے ہی اس لئے ہیں، تو بہرکیف آپ کا کوسچن میں ریفر کرتا ہوں To the Committee جی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، کونسا؟

جناب سپیکر: یہی ناں، یہ کوسچن نمبر 4281۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، ایسا ہے کہ میں نے جو کمزور کرسی کی بات کی ہے، اس پہ میں آپ سے معذرت کرتی ہوں، بات یہ ہوتی ہے کہ یہ کسی کو جتانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ سترہ سال مجھے یہاں پہ ہو چکے ہیں اور میں نے کبھی ایسی بات نہیں کی ہے کہ جو Expunge کروائی جائے لیکن ظاہر ہے کہ جب انسان اتنی محنت کر کے یہاں پہ اسمبلی میں آتا ہے، اتنا ریگولر آتا ہے اور ہر ایشو پہ بات کرتا ہے، چاہے وہ دہشتگردی ہو، چاہے وہ جو بھی ہو، چاہے Child abuse ہو، اب میں آپ کو کیا بتاؤں کہ میں نے اس دن اتنے بڑے ایشو پہ بات کی اور آپ نے اس پہ کمیٹی بنانے کا وعدہ کیا، ابھی تک وہ کمیٹی نہیں بنی ہے، ٹھیک ہے سر، میں کون کونسی بات یاد دلاؤں؟ آپ نے یہاں پہ پولیس والوں کو کہا کہ حاضری دیں، وہ نہیں آتے ہیں۔

جناب سپیکر: کیوں نہیں آتے، Attendance دیکھ لیں ذرا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، میں ویسے ہی بات کر رہی ہوں، سر، میں ویسے ہی بات کر رہی ہوں، اب جو جس-----

جناب سپیکر: ہر ادارے کا گریڈ اٹھارہ کا آفیسر یہاں پہ بیٹھا ہوا ہے، میں ابھی Attendance check کرتا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں بات کرنا چاہتی ہوں کہ اب یہاں جو اس کا منسٹر ہے، وہ آج غیر حاضر ہے، شکیل صاحب۔

جناب سپیکر: تو میں نے کوئسچن تب ہی ریفر کر دیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اچھا، اب یہ دوسرا جو ہے، یہ بھی اسی قسم کا کوئسچن ہے اور یہ ریلیف کے متعلق ہے، ریسکیو کے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: پہلے ایک کوئسچن پہ رہیں، میں ہاؤس سے پوچھتا ہوں کہ کوئی Respond کرے گا اس کوئسچن کو؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس کا اتنا بڑا، نہیں سر، اس کا بھی اتنا بڑا پلندہ دے دیا ہوا ہے ناں، ابھی ملا ہے، یہ تو حال ہے سر، پھر آپ کہتے ہیں کہ آپ بات کرتی ہیں۔

جناب محمد عاطف (سینیئر وزیر کھیل وثقافت): جی بتائیں آپ۔

جناب سپیکر: یہ تو کوئسچن، وہ سپلیمنٹری کر ہی نہیں رہی، اصل میں وہ یہ کہتی ہیں کہ یہ کوئسچن۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں نہیں کر سکتی ہوں، یہ ابھی ملا ہے ناں، یہ ابھی ملا ہے، ابھی یہ ملا ہے۔

جناب سپیکر: تو یہ ابھی ملا ہے Answer، کوئسچن نمبر 4281۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی قلندر لودھی صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: منسٹر کی بات میں نہیں کر رہی ہوں سپیکر صاحب، میں پلندے کی بات کر رہی ہوں، ابھی مجھے ملا ہے کیونکہ میں نے اس کو سٹڈی نہیں کیا۔

جناب سپیکر: امداد بحالی وآبادکاری آپ کا محکمہ ہے، یہ آپ کا محکمہ ہے، لودھی صاحب؟

وزیر خوراک: جناب سپیکر، میں آپ کی اجازت سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب۔

وزیر خوراک: بات یہ ہے کہ ہمارے لئے یہ سارا ہاؤس بھی قابل احترام ہے اور نگہت ہماری چھوٹی بہن ہے اور اس کی ہم بڑی، آپ بھی خیال کرتے ہیں، سارا ہاؤس خیال کرتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایجنڈا کچھ ہوتا ہے، کوئسچن کچھ ہوتا ہے، کسی اور بات پر اتنی طیش سے آدمی شروع ہو جائے جس سے یہ محسوس ہو کہ پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے؟ تو یہ رویئے اچھے نہیں ہیں، یہ Attitude اچھا نہیں ہے، یہ مطلب

ڈیکورم کے خلاف ہے تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ جو بھی ہے اپنے ایجنڈے پر بات کریں، ایجنڈے کے بعد جو دوسری کوئی بات ہے تو اس چیز کو ایجنڈے پر لائیں، پھر اس کے لئے گورنمنٹ کی بھی تیاری ہو گی اور اس کی طرف سے اس کا جواب ہو گا اور سب سے زیادہ یہ سارے قابل احترام ہیں اور سر، پھر سپریم قابل احترام جو ہیں وہ سپیکر ہیں، اگر ہم سپیکر کو اس طرح سے ایڈریس کریں گے تو کیا میسج جائے گا اور کیا بات ہو گی کہ ہم کیا لینا چاہتے ہیں اور کیا دینا چاہتے ہیں؟ تو اس لئے میری ریکویسٹ ہو گی سب ہاؤس سے کہ آرام سے بات کریں، آرام سے، ٹھیک ہے کبھی اس کا جواب آئے گا، نہیں آئے گا لیکن جو چیز ایجنڈے پر ہو اس کی گورنمنٹ ذمہ دار ہے لیکن جو چیز آجاتی ہے بغیر کسی، نگہت صاحبہ کا کوئسچن ہے، وہ کوئسچن کی بات نہیں کرتی اور VC پر لگ گئی ہے، پھر VC پر ظفر صاحب بھی اٹھ گئے، پھر عنایت صاحب بھی اٹھتے ہیں، ڈپٹی سپیکر صاحب نے بھی بات کی، تو یہ بات کہاں سے کہاں نکل جاتی ہے اور اس میں ایجنڈا اپنی جگہ رہ جاتا ہے، پھر درانی صاحب بھی ناراض ہوتے ہیں کہ بھئی بات نہیں ہوتی ایجنڈے پر، تو یہ اس لئے نہیں ہوتا کہ اس کو، سب ذرا تھوڑا سا Serious میرے خیال میں ہو جائیں، بہت ہی Seasonal ہمارے ادھر بیٹھے ہوئے ہیں اور چیف منسٹر صاحب کی سربراہی میں سب بیٹھے ہوئے ہیں، تو ان سے بھی مشورہ کر لیا کریں، جو بھی اٹھتا ہے وہ اپنی مرضی سے بات کرتا ہے، تو ادھر سے بھی وہ بات ہوتی ہے، تو میری ریکویسٹ ہے، سب آپس میں ایک دوسرے کو Respect دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلیں ٹھیک ہے، اچھی بات کی لودھی صاحب نے کہ To the point جائیں تاکہ ایجنڈا Order of the Day complete ہو جائے، ٹھیک ہے، تھینک یو۔ نگہت بی بی، کیا کریں اس کوئسچن کو، آپ نے سوال جواب پڑھ لیا یا نہیں پڑھا؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> نہیں سر، اس کو اگر آپ کمیٹی میں، یا ڈیفر کر دیں یا کمیٹی میں بھجوا دیں سر، دونوں جو آپ کی مرضی ہو۔

<u>جناب سپیکر:</u> ?Who will answer امداد بحالی، یہ کونسا محکمہ ہوتا ہے؟

<u>وزیر خوراک:</u> جناب سپیکر، اس کو ڈیفر کر دیں، دوبارہ آجائے گا، ڈیفر ہی کر دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ڈیفر کر دوں؟

<u>وزیر خوراک:</u> ڈیفر کر دیں، دوبارہ اس پہ، آج پڑھ لیں گی، دوبارہ آجائے گا۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی، اس کے منسٹر صاحب ابھی کل ہی چارج انہوں نے لیا ہے، اقبال آفریدی صاحب نے، وہ موجود ہے ہاؤس میں، جی ڈیفر کر لیتے ہیں، ڈیفر کر دیتے ہیں The question No.4281 is deferred. Question No. 4277 is also deferred. ٹھیک ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وہی ہے، یہ بھی ڈیفر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: وہ بھی امداد بحالی ہے ناں، کیونکہ منسٹر صاحب نے ابھی چارج لیا، انہوں نے کل۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے سر، جیسے آپ کی مرضی۔

جناب سپیکر: آئندہ کے لئے ہاؤس بڑا Easy آپ کو نظر آئے گا، منسٹرز سارے آچکے ہیں انشاء اللہ اور میں نے اس دن بھی ایک رولنگ دی تھی کہ جو منسٹر جس کا بزنس ہو گا، کوئسچنز، اگر وہ ہاؤس میں نہیں ہو گا Without having any solid reason تو میں ان سارے کوئسچنز کو کمیٹی کے سپرد کر دوں گا (تالیاں) اور جتنے کوئسچنز ہونگے وہ کمیٹی میں جائیں گے، پھر منسٹر صاحب کمیٹی میں جائیں اور بس جواب دیتے رہیں ادھر جاکر، یا پھر میٹنگ ہے کوئی بڑی Important، وہ پھر ہمارے نوٹس میں آنی چاہیئے، یا بیمار ہے یا ملک سے باہر ہے، وہ الگ بات ہے۔ نگہت بی بی کے تو تین کوئسچنز یہ تھے، آبادکاری، عنایت اللہ صاحب کے اور ہیں اور یہ لیاقت علی خان صاحب کا کوسچن ہے 4920، وہ بھی امداد بحالی اور آبادکاری ہے، یہ بھی ڈیفر کر دیتے ہیں آج اور (مداخلت) نہیں نہیں، میں ان کی کر رہا ہوں، اقبال آفریدی صاحب والے کوئسچنز اور 4913 فیصل زیب صاحب کا بھی امداد بحالی ہے، اس کو بھی ڈیفر کر دیتے ہیں اگلے Monday کے لئے، اس میں آپ لے آئیں اور آپ تیاری کر کے آئیں، اقبال آفریدی صاحب، Monday کے لئے آپ تیاری کر لیں، ہم یہ کوئسچنز سارے Monday کو لے لیں گے، سیکرٹری صاحب، آپ نے نوٹ کر لیا، ٹھیک ہے منسٹر صاحب کو ٹائم دے دیتے ہیں، سماجی بہبود Who will answer?

جناب اکبر ایوب خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): جی میں۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، یہ ہشام صاحب کا ڈیپارٹمنٹ ہے، آپ تیار ہیں؟

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: جی۔

Mr. Speaker: Okay. Question No. 4384, janab Inayatullah Khan Sahib.

* 4384 _ Mr. Inayatullah: Will the Minister for Social Welfare state that:

(a) What is the total capacity of Zamong Kor for boarder children and day scholars?

(b) Please provide detail of the total number of children in Zamong Kor at the moment and how many of these children are boarder and how many day scholars?

Mr. Hisham Inamullah Khan (Minister for Social Welfare): (a) the total capacity of Zamong Kor is 1000.

(b) Currently admitted kids in Zamong Kor are 303+(32 is under admission process). 87 children were reintegrated to their families as their families were traced out. There is no day scholar children admitted in Zamong Kor, all the children admitted in Zamong Kor are boarders.

* _ 4385 Mr. Inayatullah: Will the Minister for Social Welfare state that

What is the total strength of the staff, working in Zamong Kor;

Mr. Hisham Inamullah Khan (Minister for Social Welfare): Reply Minister Elementary &Education (Mr. Akbar Ayub Khan) The total strength of the staff working in Zamong Kor is 85.

Designation	Qualification
Director	Deputation from Govt. Dep't BPS-20
Principal	Deputation from Govt. Dep't BPS-17
Assistant Hostel Warden	Master in Social Sciences, Management Sciences.
Aya/Khala	Literate
Barber	Literate
Computer Operator	Master in Computer Science.
Cook	Literate
Dhobi	Literate
Driver	Literate
Hostel Warden	Master in Social, Management
Imam Masjid	Degree in Islamic Studies
Internal Auditor	ACCA, CA
IT instructor	Master in Information Technology
Junior Clerk	Bachelor/Intermediate
Mali	Literate
Naib Qasid	Literate
Office Assistant	Bachelor Degree
Plumber	Literate
Psychologist	Master in Psychology
PTI	M.Sc. (health and physical education)
Social Welfare Organizer	Master in Social Science
Store Keeper	Bachelor/intermediate
Sub Engineer	DAE Civil
Sweeper	Literate

Tailor	Literate
Teacher	Master Degree (CT, B.Ed., M.Ed.)
Waiter	Literate

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، یہ دو کوئسچنز ہیں اور میں چاہوں گا کہ ان دونوں کو Club کر کے اس پہ حکومت Respond کرے۔

جناب سپیکر: 4384اور 4385 ۔

جناب عنایت اللہ: ہاں، دونوں کو Club کر کے اور عاطف خان صاحب بھی تشریف فرما ہے اور منسٹر صاحب جو ہے ہمارے ایجوکیشن کے، وہ بھی ہے، میں ان دونوں سے ریکویسٹ کروں گا اور کچھ بنیادی Factsاور Figures پیش کروں گا اور اس کے بعد ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کیا جائے، اس کی بنیاد پہ۔

جناب سپیکر: 84 اور 85 آپ اکٹھے لے رہے ہیں؟

جناب عنایت اللہ: دونوں اکٹھے۔

Mr. Speaker: Okay.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، یہ سٹریٹ چلڈرن وہ لوگ ہیں کہ جو گندگی کے ڈھیر میں رزق تلاش کرتے ہیں اور اس پشاور کے اندر جو اس وقت تک Available data ہے، اس کے مطابق چھ ہزار بچے سٹریٹ چلڈرن ہیں اور پاکستان کے اندر 2.2 ملین بچے ہیں، یہ یتیم بچے نہیں ہیں، یتیموں کی تعداد الگ سی ہے، وہ پچاس لاکھ سے زیادہ ہے۔ یتیموں کی تعداد اور یہ جو سنٹر ہے "زمونگ کور" یہ کوئی چار پانچ سال پہلے شروع کیا گیا، اس میں میں نے ان سے جواب مانگا ہے کہ اس کی Capacity کتنی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اس کی Capacity کوئی ایک ہزار کے Around اس کی Capacity ہے اور ایک ہزار میں صرف تین سو بچے ہیں اور یہ کہتے ہیں 87 ہم نے فیملیز کے ساتھ Re-integrate کیے ہیں، جناب سپیکر صاحب، میرے نالج کے مطابق یہ Under utilized ہیں اور اسمیں بچوں کو Proper education نہیں دی جارہی ہے Proper طریقے سے ان کو Handle نہیں کیا جارہا ہے، بلکہ اس سے پہلے سوشل ویلفیئر کا ایک سنٹر نشترآباد میں تھا جس میں انہوں نے کہا کہ بچے موجود ہیں لیکن دس بجے انسپکشن کے وقت دس بچوں کو تالا لگا کر باہر نکالا گیا کہ یہ بچے موجود ہیں، اس میں کروڑوں روپے کا سامان جو تھا وہ Rotten ہو رہا تھا اس لئے میرا Contention یہ ہے کہ یہ Under utilized ہو رہا ہے Under utilized ہے، اس کے مقابلے میں ایک UK کے

ڈاکٹروں کی تنظیم اور الخدمت فاؤنڈیشن Jointly پندرہ سو بچوں کو اسی قسم کے بچوں کو تعلیم دے رہی ہیں، ان میں سے بچے ایف ایس سی کر چکے ہیں، باہر کے ممالک میں تعلیم کے لئے جا چکے ہیں Successful model موجود ہے، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ یہ Facility جس Spirit کے ساتھ عمران خان نے اس کی Opening کی تھی، جس Spirit کے ساتھ وہ کی گئی تھی، اس کے بورڈ کے اندر مسئلے ہیں، اس میں Serial up questions ہیں میرے اور اس وجہ سے یہ صحیح طریقے سے چل نہیں رہا ہے، میں یہ چاہوں گا کہ ان کے جوابات کے اندر بھی تشنگی اور Lacunas موجود ہیں اس لئے میں اگر ان کو Raise کروں گا تو اس پہ یہ ڈیبیٹ لمبی ہو جائے گی اس لئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کر دیا جائے اور میں With facts and figures وہاں ساری چیزیں پیش کروں گا اور میں یہ کوشش کروں گا کہ یہ جو Facility ہے یہ اچھے طریقے سے استعمال ہو، اس کے لئے کوئی Proper تجاویز ہم دے سکیں اور حکومت کا یہ پراجیکٹ چل سکے، میں اسی Spirit کے اندر یہ بات کہنا چاہتا ہوں اس لئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ بغیر کسی ڈیبیٹ کے اس کو کمیٹی کو ریفر کر دیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔ Akbar Ayub Sahib, respond please.

<u>وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جی شکریہ، جناب سپیکر۔ عنایت صاحب نے جو Main point اٹھایا ہے کہ Under capacity یہ ادارہ چل رہا ہے، اس میں جناب سپیکر، وزن بھی نظر آتا ہے، ایک ہزار بچوں کی اس میں گنجائش ہے لیکن بچے تقریباً ساڑھے تین سو ہیں جناب سپیکر، I think میں ان کی تجویز سے Agree کروں گا کہ اگر یہ کمیٹی میں جائے، اس کو Thoroughly ادھر اس کو چیک کیا جائے اور میرے خیال میں ادھر بہتر تجاویز سامنے آئیں گی اور اس ادارے میں بہتری آ سکے جناب سپیکر، تو مجھے کوئی اعتراض نہیں کہ اگر ان کو کمیٹی میں بھیجا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہوگا۔

Is it the desire of the House that the Question No. 4384 and 4385 may be referred to the concerned Standing Committee? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: ‘Ayes’ have it. The Question No. 4384 and 4385 are referred to the concerned Standing Committee.

محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ، کوسچن نمبر 4614۔ آپ بھی دونوں کوسچنز ایک ساتھ لیتی ہیں؟

محترمہ شگفتہ ملک: جی سر۔

جناب سپیکر: 4612, 4614اور4612, yes

* 4612_ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف)آیا یہ درست ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر میں سال 2013 سے تاحال کئی افراد بھرتی ہو چکے ہیں؛

(ب)اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے تاحال بھرتی ہونے والے افراد کی شناختی کارڈ کاپی، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، اخباری اشتہار، بھرتی تاریخ اور جن حکام کی سفارش پر بھرتی ہوئے ہیں، کی تفصیل بمعہ سلیکشن بورڈ کمیٹی کے ممبران کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود) جواب (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ سماجی بہبود میں سال 2013 سے لیکر تاحال کئی افراد بھرتی ہوئے ہیں۔

(ب) بھرتی شدہ افراد کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار۔	سال	بھرتی شدہ افراد کی تعداد۔
1	2013	02
2	2014	24
3	2015	01
4	2016	77
5	2017	32
6	2018	65
7	2019	25
	کل	226

بھرتی شدہ افراد کی تفصیل لف "ب" ہے۔

اخباری اشتہار لف "ج" ہے۔

محکمانہ سلیکشن کمیٹی کے ممبران کی حاضری لف "س" ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ شگفتہ ملک: منسٹر صاحب تو نہیں ہے، سر، آپ کی رولنگ بھی آئی تھی کہ منسٹر نہ ہو تو، لیکن پھر بھی میں کوسچن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی؟

محترمہ شگفتہ ملک: منسٹر صاحب نہیں ہے سر، جو ڈیپارٹمنٹ ہے۔

جناب سپیکر: تو اکبر ایوب صاحب Answer کریں گے۔

محترمہ شگفتہ ملک: ٹھیک ہے سر۔

Mr. Speaker: He is ready.

محترمہ شگفتہ ملک: سر، اس میں ایک تو وہی جو نگہت بی بی نے بات کی کہ یہ ہمیں ابھی اس وقت جو یہ اسمبلی کی غلطی ہم کہیں، ڈیپارٹمنٹ کی کہیں، آپ کی رولنگ تو بار بار آئی ہے، اس میں کوئی شک نہیں لیکن سر، ہمیں یہ بتائیں کہ ہم کس سے پوچھیں؟ اگر ابھی میں بیٹھ کے مجھے یہ ساری چیزیں ملتی ہیں تو میرے پاس کوئی الفاظ نہیں ہیں کہ میں کس طریقے سے آپ کی منسٹری کو اور اس کے ساتھ ساتھ میں اسمبلی کو بھی یہ کہتی ہوں۔ اس کے علاوہ جو مجھے جواب دیا گیا ہے سر، مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے جو لوگ ہیں، یہ سوال دیکھتے ہی نہیں ہیں جو جواب دیتے ہیں، میں نے جو چیزیں مانگی ہیں، وہ تو مجھے کچھ بھی نہیں ملا سر، جو ڈیٹیل میں نے مانگی ہے وہ مجھے نہیں ملی۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے ان نے پوچھا تھا کہ جو سلیکشن کمیٹی ہے، اس حوالے سے مجھے تمام ممبران کی تفصیل دیں تو انہوں نے مجھے Attendance sheet دی ہے، تو سوال ہم ایک کرتے ہیں اور جواب ہمیں دوسرا دیا جاتا ہے، مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ ڈیپاٹمنٹ کو کیا مسئلہ ہے ہمیں سوال کا جواب دینے میں؟

جناب سپیکر: (سیکرٹری اسمبلی سے مخاطب ہوتے ہوئے) ایک تو میں آپ کو Instruct کرتا ہوں کہ جیسے پہلے کہا گیا تھا، جس بھی ایم پی اے صاحب کا یا صاحبہ کے کوئسچنز ہونگے یا کوئی بزنس، Two days before ان کے پاس پہنچنا چاہیئے اور By special messenger بھیجیں، By telephone بھیجیں، Two days before اگر نہیں پہنچیں گا اور یہ کوئسچن دوبارہ یہاں پہ آیا تو جو بھی Concerned ہمارا اسٹاف ہے ان کو آپ نے کھڑا کھڑا Suspend کرنا ہے اور ان کو ان سیٹوں سے ہٹا کے کوئی ایسی جگہ بیٹھائیں کہ بس وہ چٹیں کاٹتے رہیں وہاں پہ، (مداخلت) میں بات کرنے والا ہوں، اس کے بعد اگر یہ ڈیپارٹمنٹ کا قصور ہے تو وہ آپ مجھے یہاں بتا دیں گے اور میں اس ڈیپاڑٹمنٹ کے سیکرٹری کو یہاں پہ بلاؤنگا، وہ خود آئے ہمیں Answer کرے گا، یہ کل آیا تھا آپ کو ڈیپارٹمنٹ سے، یہ کل تین بجے شگفتہ ملک کو یہ کہتے ہیں کہ آپ کو کل تین بجے ملا ہے، Received کیا ہوا ہے آپ کا۔

محترمہ شگفتہ ملک: نہیں سر، مجھے یہ نہیں، مجھے تو دو دن پہلے ایک سوال تھا اسکا جواب مجھے ملا ہے سر۔

جناب سپیکر: کاپیاں نہیں ملی ہیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: یہ تو مجھے نہیں ملا ہے، ابھی میں نے ہدایت صاحب سے ابھی یہ منگوا دیا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں ایک چیز اور ذرا میری عرض سنیں، ایک میری عرض سنیں، آپ اپوزیشن کے تمام پارلیمنٹری لیڈرز کے آفس اب کھل گئے ہیں وہ اس لئے دیئے تھے کہ ممبر کے Contacts مشکل ہیں اور وہاں سٹاف بھی ہے، کوئی Deficiency ہے تو بتادیں اور اس کو Up grade کر دیں گے تاکہ آپ سے متعلق کسی بھی ایم پی اے کی کوئی چیز ہو تو اس کو آفس میں پہنچا دیا جائے وہاں سے جو ہمارا وہاں Concerned staff ہے، وہ پھر آگے اس کو پہنچائے، تو یہ پارلیمانی آفس میں یہ پہنچا ہوا ہے، وہاں سے کسی نے Received کیا ہوا ہے کل تین بجے، تو ان چیزوں کو ذرا، ہم بیٹھیں گے پارلیمنٹری لیڈرز کے ساتھ، ان ساری چیزوں کو، چونکہ اسمبلی کی Best interest میں بات ہو رہی ہے تو ان کو ہم نے ٹھیک کرنا ہے، ڈیپارٹمنٹ کے پارٹ میں غلطی ہے اس کو بھی ٹھیک کریں گے، اسمبلی پارٹ پہ ہے اس کو بھی ٹھیک کریں گے اور پارلیمنٹری لیڈرز کے آفیسز کے سٹاف کے پارٹ میں غلطی ہے اس کو بھی ٹھیک کریں گے۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، اس کو آپ ایک دن پہلے کیوں نہیں دیتے؟ یہ کہتے ہیں کہ ایجنڈا جی رات کو آٹھ بجے اور نو بجے ایشو ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: میں اس بات سے آئندہ بالکل اتفاق نہیں کرونگا، میں نے کہہ دیا آپ سے پہلے۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ ملک: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: دو دن پہلے یہ ممبران کو بھجوائیں گے، ان کے پارلیمنٹری آفیسز میں اور ڈیپارٹمنٹ کی اگر کوتاہی ہے تو بعد اس کو کوئسچن کو ادھر لائیں جی اور مجھے یہاں دیں، میں یہاں پورے ہاؤس کے سامنے بات کروں گا اور اس ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کو یہاں بلا کر اس کی سرزنش کروں گا، جو ایکشن ہوا ہم لیں گے اس کے خلاف، یہ سیکرٹری، ایڈمنسٹریٹیو سیکرٹری کا کام ہے کہ بروقت بھیجے، ان کو پتہ ہے کس دن ان کے کوئسچنز ہیں؟ اکبر ایوب صاحب، آپ کے لئے نیوز کہ Monday کو ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے کوئسچنز ہیں اور ایک کوئسچن کا جواب ابھی تک اسمبلی میں نہیں آیا، اب اس سے آپ اندازہ لگالیں، آج ہے جمعہ، آگے ہفتہ اتوار ہے، اب اگر وہ آج پچھلے ٹائم آئے گا تو یہ کیسے پہنچائیں گے؟ یہ آپ سب منسٹرز نے مل کر ہمارے ساتھ اس مسئلہ کا حل نکالنا ہے اور یہ ڈیپارٹمنٹ میں چھ چھ مہینے لگ جاتے ہیں کوئسچنز کے جواب آنے میں، اس پہ ایک ہم الگ سے میٹنگ کریں گے۔

جناب سپیکر: (سیکرٹری اسمبلی سے مخاطب ہوتے ہوئے) یہ ٹائم رکھیں سیکرٹری صاحب، میٹنگ کا جس میں پارلیمنٹری لیڈرز بھی اور منسٹرز بھی ہوں۔ جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، اس میں تو ایک میری گزارش ہے، آپ نے پہلے بھی رولنگ دی تھی، جب تک سیکرٹری ڈیپارٹمنٹ نہیں آئے گا سر، تو یہ چلتا رہے گا، آپ سر، رولنگ دوبارہ دے دیں کہ جس ڈیپارٹمنٹ کے کوئسچنز ہوں، سیکرٹری جو ہے وہ ضرور آئے گا، اگر سیکرٹری نہیں آئے گا۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی میں نے Attendance لی ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، اٹھارہ گریڈ کا آپ کہتے ہیں تو ان کے لئے اور بھی Easy ہو جاتا ہے، جب تک Relevant ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری گیلری میں موجود نہیں ہو گا یہ چلتا رہے گا، سر، Kindly آپ اس پہ رولنگ دیں، (تالیاں) سیکرٹری جو ہے وہ موجود ہو گا۔

جناب سپیکر: یہ رولنگ Already موجود ہے، میں نے ابھی سیکرٹری صاحب کو وہ دیا ہے، آج کی Attendance میں کہا کہ یہ دیکھیں اس میں یہ ہے، سیکرٹری، سپیشل سیکرٹری اور ایڈیشنل سیکرٹری۔

محترمہ شگفتہ ملک: تو سیکرٹری کیوں نہیں آرہے ہیں سر، تو سیکرٹریز ہیں۔ (مداخلت)

جناب سپیکر: مطلب ان تینوں میں سے ہو گا، نہیں ہو گا تو جو ان کا باقی سٹاف ہو گا، میں ابھی انکو Out کر دہوں گا۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، ایک سال سے میں نے ایک سیکرٹری کو بھی نہیں دیکھا ہے۔

جناب سپیکر: ابھی میں ہاؤس سے نکال دوں گا، اگر کوئی اس گریڈ اٹھارہ سے کم کا کوئی بھی آیا ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: ایریگیشن کے علاوہ جی ایک ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری مجھے دکھائیں۔

جناب سپیکر: مسئلہ صرف گریڈ اٹھارہ کا نہیں ہے، ایڈیشنل سیکرٹری کے Rank کے برابر ہو۔

محترمہ شگفتہ ملک: Why not Secretary, Sir? کیوں ایڈیشنل پہ آپ فوکس کرتے ہیں، سر، سیکرٹری پہ کیوں نہیں کرتے؟ ڈائریکٹرز بیٹھے ہوئے ہیں، میرے خیال میں تو کوئی ایڈیشنل سیکرٹری بھی مجھے نظر نہیں آرہا ہے۔

جناب سپیکر: صرف دو اٹھارہ کے ہیں، باقی سارے انیس اور بیس کے آفیسر گیلری میں موجود ہیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: Sir, kindly سیکرٹری پہ فوکس کریں، سیکرٹری آئے، میں آپ کو بار بار ریکویسٹ کروں، جب تک سیکرٹری نہیں آئے گا ہمارے سوالات کے جوابات نہیں آئیں گے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری عرض سنیں، میری عرض سنیں، حکومت نے بھی اپنا کام چلانا ہوتا ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: یہاں پر ہم کو نسچن نہیں کریں گے سر، یہ جو پہلے، اس سے پہلے حکومت نہیں تھی۔

جناب سپیکر: ملک صاحبہ، میری بات تو سنیں، ڈائریکٹرز بھی اٹھارہ گریڈ کے ہوتے ہیں، میری عرض سن لیں، عرض سن لیں، ڈائریکٹرز بھی اٹھارہ گریڈ ہوتے ہیں، ہم نے ڈائریکٹرز کا نہیں کہا ہے، ہم نے کہا سیکرٹری، سپیشل سیکرٹری اور ایڈیشنل سیکرٹری، یہ کیوں کہا ہے؟ یہ Hierarchy ایک چھت کے نیچے ہوتی ہے، ان کو ان تینوں کو اس ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں سارا کچھ پتہ ہوتا ہے جو ڈائریکٹر کو بھی پتہ نہیں ہوتا تو اس لئے سیکرٹری خود آئے، اگر وہ Busy ہے، میٹنگ میں ہے، ایک جگہ تو اپنے سپیشل سیکرٹری کو بھیج دیں اور ایڈیشنل سیکرٹری کو تاکہ وہ نظام، ان کی میٹنگز، جو گورنمنٹ کے کام ہیں وہ بھی چلتے رہیں اور ہماری اسمبلی کا، لیکن ایڈیشنل سیکرٹری سے نیچے کوئی نہیں آئے گا، اور وہ کوئی نہیں ہے۔ جی، اب کو نسچن کی طرف جائیں، کو نسچن نمبر 4612، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 4612 ــ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ

آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2018-19 میں محکمہ سوشل ویلفیئر کو افراد باہم معذوری کی فلاح و بہبود کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر برائے سماجی بہبود) جواب (وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم نے پڑھا):

(الف) مذکورہ فنڈز 27/6/2019 کو محکمہ کو اے جی آفس سے بذریعہ Cross cheque کونسل کے اکاؤنٹ میں جمع کرائے گئے ہیں، مالی سال 2018-19 کے اختتام تک Cheque سٹیٹ بینک سے کلیئر کرایا گیا، مالی سال 2019-20 کے لئے یہی فنڈ کی تقسیم کی تجدید محکمہ خزانہ سے کرائی گئی ہے، کونسل کی 38 ویں میٹنگ کی ہدایات کے مطابق اب اس رقم کی تقسیم کے طریقہ کار کو وضع کرنے کے لئے کمیٹی بنائی گئی ہے تاکہ جلد از جلد مذکورہ مالی امداد معذور افراد میں تقسیم کی جائے، یہ فنڈ ضلعی حکومتوں کی ریلیز یا ان کے ذریعے تقسیم نہیں کیا جائے گا، بلکہ صوبائی سطح پر قرعہ اندازی کے لئے طریقہ کار وضع کیا جائے گا۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر صاحب، یہ جو دوسرا سوال ہے اس کو بھی آپ، میرے خیال میں اگر دونوں کمیٹی میں ہو جائے تو Already میں ہوں، اس میں ہم ڈسکس کریں گے دونوں سوال، اکبر ایوب صاحب۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ جناب سپیکر، معزز ہماری جو ممبر ہے ان کا سوشل ویلفیئر پہ خصوصی طور پر بہت اس سبجیکٹ پہ عبور حاصل ہے۔ یہ جو ایمپلائز والا کوئسچن ہے، اس کی تو ڈیٹیل تقریباً ساری دی گئی ہے، سلیکشن کمیٹی کی بھی لسٹ لگی ہوئی ہے اور اس میں مجھے کوئی ایشو نظر آتا نہیں ہے۔ اور دوسرا ان کا ایک اگلا کوئسچن ہے جناب سپیکر، اس میں پوچھا گیا کہ معذور افراد کے لئے کتنا فنڈ ہے اور وہ کہاں کہاں استعمال ہوگا اور کیسے ہوگا؟ جو مجھے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جناب سپیکر، جو Feedback ملا ہے، تقریباً دس کروڑ روپے موجود ہیں لیکن ابھی تک ان کی کوئی Modality طے نہیں کی گئی کہ بھئی کس طریقے اس کا فنڈ استعمال ہوگا؟ جناب سپیکر، ہمارے نئے منسٹر آ گئے ہیں سوشل ویلفئیر کے، وہ جیسے ہی منسٹری اپنی Join کریں گے تو اگر ان کو زیادہ تفصیل چاہیئے جناب سپیکر، تو میں کہتا ہوں، اگر آپ ڈیفر کر دیں۔

جناب سپیکر: تو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں، یا ڈیفر کر دیں یا سٹینڈنگ کمیٹی میں۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: اس کو ڈیفر کر دیں تاکہ Next week میں لگا دیں۔

جناب سپیکر: جی ڈیفر کر دیں یا سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، سٹینڈنگ کمیٹی میں کر دیں، میں Already ممبر ہوں سٹینڈنگ کمیٹی کی، اس میں ذرا ڈسکس کریں۔ یہ جو پہلا سوال ہے، پہلا، جو مجھے ڈیٹیل نہیں دی گئی ہے سر، آپ کوئسچن دیکھ لیں، اس میں میں نے جو کچھ مانگا ہے وہ نہیں دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی سپلیمنٹری، شکور خان، شکور خان، سپلیمنٹری آپ لے لیتے ہیں اسی کے اوپر، شکور خان کا مائیک کھولیں جی۔

جناب فضل شکور خان: سر، اصل میں کمپیوٹر جو ہے عارف خان والا کھلا ہے تو میں اس طرف بیٹھا ہوں۔ سر، سپلیمنٹری یہ ہے کہ میرا یہ لکھا ہوا ہے Class-IV Appointment in 2016، اس میں سر، یہ 67 نمبر پہ ایک نام ہے سید ریاض احمد عادل S/o فضل سبحان، چوکیدار بھرتی ہوا ہے اور یہی نام جو ہے، 2018 میں جو بھرتی ہے اس میں بھی یہ نام ہے Class-IV Appointment in 2018.

جناب سپیکر: ایک بندہ دو دفعہ بھرتی ہوگیا ہے، آپ کا مطلب کہنے کا یہ ہے کہ ایک بندہ دو دفعہ بھرتی ہوگیا۔

جناب فضل شکور خان: سر، یہاں پہ لکھا ہوا ہے، دو دفعہ نام آیا ہے اور 2018 میں جو ہے، یہ کمپیوٹر میں ذرا نکل رہا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب ذرا چیک کرلیں جو وہ بتا رہے ہیں، کہتے ایک نام دو دفعہ آیا ہے۔

جناب فضل شکور خان: یہ 13 نمبر پہ ہے سر، 2018 میں 13 نمبر پر ہے، یہی نام ہے ولدیت بھی یہی ہے کمپیوٹر میں ہے۔

جناب سپیکر: اور منسٹر صاحب ذرا چیک کرلیں، شاید Clerical mistake ہو کچھ، جی اکبر ایوب صاحب۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر۔

جناب رنجیت سنگھ: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اسی پہ ہے جی بول لیں، رنجیت سنگھ صاحب، سپلیمنٹری، رنجیت سنگھ صاحب۔

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ، جناب سپیکر۔ سر، اسی کوئسچن پر سپلیمنٹری ہے کہ یہ جتنی بھرتیاں کی گئی ہیں، اس میں آیا ہمیں یہ بھی بتایا جائے کہ اس میں مینارٹی کا بندہ بھرتی کیا گیا ہے؟ ایک بندہ بھی نہیں ہے، میں نے چیک کیا ہوا ہے اس کو اور اس میں مینارٹی کے کوٹے کے مطابق بھی کوئی ایک شخص کو بھرتی نہیں کیا گیا، یہ صرف واحد ایک ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے، اس میں بہت سارے ایسے ڈیپارٹمنٹس ہیں جن میں آگے چلیں گے لیکن جو کہ سپلیمنٹری اس کوئسچن کی ہے، اس میں مینارٹی کا کوئی شخص اس میں بھرتی نہیں کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر، میں نے جیسے پہلے ریکویسٹ کی ہے، بالکل میڈم بھی صحیح کہہ رہی ہیں اور شاید میں دیکھ نہیں سکا ڈیٹیل میں، شکور خان بھی صحیح کہہ رہے ہوں، میں نے اس لئے ریکویسٹ کی ہے جناب سپیکر، اگر یہ ڈیفر ہو جائے جو Concerned Minister ہیں وہ خود آکر جواب دے دیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، یہ جو ایمپلائز والا کیس ہے، یہ Already نیب میں بھی مجھے بتایا گیا کہ Under Investigation ہے تو Already ایک طرف Investigation ہو بھی رہی ہے، میرے خیال میں اگر ڈیفر کر دیں Next week پہ تو Proper آکر آپ کو منسٹر صاحب ڈیٹیل دیں گے۔

جناب سپیکر: جی ملک صاحبہ، ڈیفر کر دیں؟

محترمہ شگفتہ ملک: دیکھیں سپیکر صاحب، میں نے تو گزارش کی ہے کہ Already میں سٹینڈنگ کمیٹی کی ممبر ہوں اور اس کی کافی ڈیٹیلز نہیں دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: وہ کہتی ہیں کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: بھیج دیں۔ Okay.

محترمہ شگفتہ ملک: ینارٹی کی بھی بات ہے، خواتین کے کوٹے کی بھی بات ہے۔

Mr. Speaker: Question number; is it the desire of the House that the Question No. 4614 and Question No. 4612 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Both the Questions are referred to the concerned Standing Committee. Question No. 4957, Janab Sardar Hussain Babak Sahib.

* 4957 _جناب سردار حسین: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ ضلع بونیر قبلہ میرہ ایریگیشن سکیم کب سے خراب ہے؛

(ب) مذکورہ سکیم سے کتنی ایکڑ/ جرب زمین سیراب ہوتی ہے، مذکورہ سکیم کو کب تک دوبارہ بحال کیا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب لیاقت خان (وزیر آبپاشی) جواب (حاجی قلندر خان لودھی وزیر خوراک نے پڑھا): (الف) مذکورہ ٹیوب ویل جون 2018 میں Bore فیل ہونے کی وجہ سے سے خراب ہو گیا ہے۔

(ب) قبلہ میرہ ٹیوب ویل سے 150 ایکڑ زمین سیراب ہوتی ہے، ٹیوب ویل ہذا کی بحالی کے لئے پانچ ملین لاگت کا PC-1 بنایا گیا ہے، لہذا فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا، انشاء اللہ اس سکیم کو ADP, 2020-21 میں شامل کر کے اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، یہ ہمارے علاقے میں ایک ٹیوب ویل کے حوالے سے میں نے پوچھا تھا کہ یہ ایریگیشن کے حوالے سے ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آبپاشی کا جواب کون دیگا؟ Who is the Minister، آپ لودھی صاحب، ٹھیک ہے جی۔

جناب سردار حسین: میں نے پوچھا ہے کہ یہ کب سے خراب ہے؟ تو مجھے جواب دیا گیا ہے کہ جون 2018 سے یہ بور فیل ہونے کی وجہ سے خراب ہے جناب سپیکر، پھر میں نے یہ پوچھا ہے کہ کتنا ایریا ہے؟ تو 150 ایکڑ ہے جناب سپیکر، آپ خود اندازہ کریں کہ جون 2018 پھر جون 2019 ابھی 2020 ہے اور جواب میں یہ مجھے بتایا گیا ہے کہ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے اور پھر بتایا گیا ہے کہ 2020 اور 2021 میں اے ڈی پی میں اس کو شامل کیا جائے گا، تو میں ذرا جواب سن لوں تو اس پہ ذرا بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): جناب سپیکر صاحب، اس سوال میں بابک صاحب نے پوچھا ہے، میں نے ابھی انجینئر صاحب سے یہی بات کی تھی کہ 2018 میں ایک ٹیوب ویل خراب ہوتا ہے، فیل ہو جاتا ہے، خراب ہوتا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ وہ 150 ایکڑ زمین سیراب کرتا ہے اور ابھی اس کی بحالی کے لئے پانچ ملین کی لاگت کی ضرورت ہے، پانچ ملین Means پچاس لاکھ روپے کی ضرورت ہے، تو اس فنڈ کے لئے آپ نے اس کو پھر اس میں ڈال دیا ہے 2020 اور 2021 تو اس کی مجھے، میں نے ان سے ذرا سختی سے بات کی ہے کہ یہ تو Negligence ہے محکمے کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو Negligence ہے، بالکل صاف نظر آ رہی ہے۔

وزیر خوراک: پچاس لاکھ روپے کے لئے آپ اس کو اتنے ایکڑ زمین خراب کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: تو بھیجیں اس کو کمیٹی کو، اس کو میں ریفر کر دیں؟

وزیر خوراک: تو یہ میں بابک صاحب کو یقین دہانی کراتا ہوں، چونکہ منسٹر صاحب نہیں ہیں، تو میں ان پیسوں کا ان شاء اللہ کوئی بندوبست کراتا ہوں اور مجھے یہ عجیب سا لگا ہے کہ پچاس لاکھ سے ایک ٹیوب ویل خراب پڑا ہے۔

جناب سپیکر: 150 ایکڑ زمین سیراب ہو سکتی ہے۔

وزیر خوراک: تو ان شاء اللہ میں لیاقت صاحب سے اس کو کراؤں گا، آج وہ نہیں آئے ہیں تو ان شاء اللہ کراؤں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: ہاں جی۔

جناب سپیکر: Satisfied یہ کریں لودھی صاحب، یہ بڑا زبردست یہ ہو جائے گا، ان کے علاقے کے لئے بڑی زمین وہاں پر، دوسرا ابھی بابک صاحب کا کوئسچن ہے، 4958۔

* 4958 ۔ جناب سردار حسین: کیاوزیرآبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ پہیور ہائی لیول کینال سے بینا میرہ تا نوگرام کی زمینوں کو پانی فراہم کرنے کا منصوبہ ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب لیاقت خان(وزیرآبپاشی)جواب(حاجی قلندر خان لودھی وزیر خوراک نے پڑھا): بینا میرہ تا نوگرام کی اراضیات پی اتچ ایل سی ای (PHLCE) پراجیکٹ کے کمانڈ لیول سے زیادہ اونچائی پر واقع ہے اور PHLCE کا پانی مذکورہ ایریا کو نہیں مل سکتا، لہذا PHLCE پراجیکٹ میں شامل نہیں کیا گیا۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، یہ جو پیہور ہائی لیول کینال ہے، جس علاقے کا میں نے ذکر کیا ہے تقریباًہزاروں لاکھوں ایکڑ زمین اس پہ واقع ہے لیکن مجھے جواب دیا گیا کہ بینا میرہ تا نوگرام کی اراضیات پی اتچ ایل سی ای(PHLCE) پراجیکٹ کے کمانڈ لیول سے بہت زیادہ اونچائی پر واقع ہے اور PHLCEکا پانی مذکورہ ایریا کو نہیں مل سکتا، لہذاPHLCE پراجیکٹ میں شامل نہیں کیا گیا، اس کا بھی اگر میں جواب سن لوں تو پھر میں اس پہ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، الحاج قلندر خان صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی(وزیر خوراک): جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی احمد کنڈی صاحب، احمد کنڈی صاحب، سپلیمنٹری، احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری ایک تجویز ہے، وہ یہی ہے کہ اگر سوال کے جب جواب آتے ہیں تو اگر آپ کےUnder commandایک کمیٹی بنالی جائے یا دو بندے ہوں آپ کے ہاؤس کے جو ان کے جوابات کو صرف دیکھیں پہلے، اگر وہ مطمئن ہوں تو ہم بھی مطمئن ہو جائیں گے سر، کم از کم، لیکن میں اس سوال کے اوپر صرف آنا چاہتا ہوں سر، میں آپ کو اس صوبے میں ایسی ہزاروں مثالیں دے سکتا ہوں، اگر Water rights موجود ہیں اور اس کی زمین کا لیول اوپر ہے تو وہ کمانڈ ہو سکتا ہے، یہ جواب تین لائنوں میں دے کر ہی بہت غلط رواج اور روایت آرہی ہے جناب سپیکر، مہربانی کر کے اس کو سنجیدگی سے لیں، اس لیے ہم کہتے ہیں کہ وجوہات بیان کریں، دو لائنیں لکھ لیتے ہیں، کیا اس سے تسلی ہو گی؟

جناب سپیکر: جی قلندر خان لودھی صاحب۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر، جو سوال ہے،اس کا جواب تو کلیئر آ گیا ہے کہ اس کا کمانڈ لیول سے یہ اوپر ہے، بیس پچیس میٹر یہ اوپر ہے تو جب یہ ایریا یا یہ حلقہ اوپر ہے تو اس کو پانی نہیں مل سکتا، یہ تو Common Sense کی بات ہے اور اس میں انہوں نے لکھا ہوا بھی ہے، تو باقی اس میں کنڈی صاحب کی جو بات ہے، یہ Specific اپنا کوئی کیس لے آئیں، اس کو بھی دیکھ لیں گے اور محکمے سے بھی باز پرس کرینگے کہ کیوں اس طرح انہوں نے جواب دیئے ہیں، بیس سے پچیس میٹر اس کا لیول اوپر ہے اس لئے اس کو پانی نہیں مل سکتا۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جی بالکل، میں پوچھ سکتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ سے کون آیا ہے؟ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے کون آیا ہے؟ کیا ہم دیکھ سکتے ہیں؟ جناب سپیکر، ظاہر ہے ہمارے حاجی صاحب بزرگ ہیں اور ہم منسٹروں کو ڈیپارٹمنٹ جو جواب دے دیتے ہیں، وہ یہاں پر وہ ہم کہتے ہیں لیکن میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہم وزٹ کرلیں، یہ ایسا ہے کہ جو پیہور ہائی لیول کینال ہے، یہ ایک ایسا منصوبہ ہے کہ مولانا مفتی محمود صاحب رحمت اللہ علیہ اور خان عبدالولی خان صاحب جو ہمارے بزرگ تھے، ان لوگوں کا ایک منصوبہ ہے اور بونیر کے۔۔۔

جناب سپیکر: زبیر صاحب، ایڈیشنل سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہیں جی۔ Okay, okay.

جناب سرادر حسین: بونیر کا جو علاقہ ہے یہ اس پانی سے محروم ہے، یہ بیس میٹر نہیں ایک میٹر بھی اونچائی پر نہیں، اب یعنی اس پر نہیں ہے، نیچے نہیں ہے، ایک میٹر بھی، ایک میٹر بھی، آپ اندازہ کریں۔

وزیر خوراک: جناب، یہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب میں کہا ہے کہ۔۔۔

جناب سردار حسین: نہیں، خیر ہے خیر ہے، آپ نے تو علاقہ نہیں دیکھا ہوا۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر صاحب، ایسا کرتے ہیں کہ بابک صاحب، میں اور ایڈیشنل سیکرٹری صاحب بیٹھ جاتے ہیں لابی میں، تو اب اس کو وہاں ہم ڈسکس کر لیتے ہیں کہ یہ بیس میٹر، پچیس میٹر کیوں انہوں نے بتایا ہے، جب یہ کہتے ہیں کہ ایک میٹر بھی نہیں ہے، یہ اب ادھر ہم ڈسکس کر لیتے ہیں تو زیادہ بہتر ہو جائے گا، ٹھیک ہے؟

جناب سردار حسین: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: ڈسکس کر لیتے ہیں لیکن یہ ڈیپارٹمنٹ کی عادت بن گئی ہے، یہ تو ابھی شگفتہ بی بی کہہ رہی تھیں، تو میرا خیال تھا کہ جب پولیس سٹیشن میں کوئی حاضر نہیں ہوتا، عدالت میں کوئی بندہ حاضر ،یعنی حاضری نہیں دیتے ہیں تو اشتہار لگاتے ہیں، آج تو میں یہی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ رولنگ دے دیں کہ جی میں دوبارہ کم از کم ریکویسٹ نہیں کروں گا کہ آپ رولنگ دے دیں لیکن اشتہارات آپ لگائیں، اشتہارات، یہ تو مذاق بنایا ہے ان لوگوں نے، یعنی اس اسمبلی کو مذاق سمجھتے ہیں، یعنی یہاں جو ممبران ہیں، جو موشنز وہ لاتے ہیں، جو ایشوز وہ اٹھاتے ہیں، وہ اپنے علاقوں سے باخبر ہوتے ہیں، اب میں بیٹھا ہوں یہاں پر اور میرے علاقے کے متعلق ڈیپارٹمنٹ یہی کہتا ہے کہ یہ زمین سے بیس میٹر نیچے ہے، میں چیلنج کرتا ہوں، چیلنج، میں چیلنج کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، اس کو کمیٹی میں بھیجیں کیونکہ ایسی Negligence تو آنریبل ایم پی اے کہتے ہیں کہ ایک میٹر بھی اونچی نہیں ہے، آپ کے Answer میں لکھا ہوا ہے کہ-----

وزیر خوراک: جناب، محکمے کا جواب جو ہمیں ملا ہے----

جناب سردار حسین: تو یہ تو میرے خیال میں ٹرخانے والی بات ہے جناب سپیکر، تو میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ جب ہم استحقاق استحقاق کی بات کرتے ہیں، استحقاق کی، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی آفیسر ایم پی اے کی بات نہیں مانتا، ہاں وہ ضرور استحقاق مجروح ہوتا ہے لیکن یہ جو ڈیپارٹمنٹس غلط بیانی کرتے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں یہ جو استحقاق مجروح ہو رہا ہے، میں تو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جو Rules ابھی ہم Amend کرتے ہیں، سخت سے سخت ترین، سخت سے سخت ترین، ان لوگوں نے تو مذاق بنایا ہے، میں چیلنج کرتا ہوں کہ ابھی لابی میں بیٹھتے ہیں، سیکرٹری کو آپ بلاؤ، سپیشل سیکرٹری کو آپ بلاؤ اور یہ مجھے بتائیں، یہ تو مذاق کرتے ہیں جناب سپیکر، بہر حال وہ بزرگ ہیں ہمارے، جس طرح وہ کہیں گے، میں اسی طرح کروں گا لیکن اب یہ ہم سب کا مشترکہ مسئلہ ہے، ابھی اگر یہ لوگ اس طرف ہیں اور ہم اس طرف ہیں تو یہ Matter نہیں کرتا لیکن یہ Matter کرتا ہے کہ ساری اسمبلی کا استحقاق جو ہے، یہ میں اب کیا کہوں، اب وہ الفاظ میں استعمال نہیں کر سکتا لیکن یہ تو استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کیا کہتے ہیں، بابک صاحب، اس کو تسکین کو کیا کریں؟

جناب سردار حسین: میں یہی کہتا ہوں جناب سپیکر، کہ یہ لاکھوں ایکڑ زمین ہے، لاکھوں ایکڑ، ایک تو مجھے یہ نہیں سمجھ آرہی کہ پچھلے ساڑھے چھ سال سے میں اسمبلی میں ہوں، فنڈز کی عدم دستیابی، فنڈز کی، آخر فنڈز کا مسئلہ کیا ہے اور یہ مسئلہ حل کب ہو گا؟ یہ بھی ذرا بتایا جائے کہ یہ فنڈ کہاں پر اٹکا ہوا ہے؟ یعنی ہم کسی انتظار میں ہیں یا کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب، لودھی صاحب کا مائیک On کریں جی۔

وزیر خوراک: چونکہ میں بھی ٹیکنیکل آدمی ہوں، ان چیزوں کو سمجھتا ہوں، مجھے بھی بعض اوقات جو Relevant چیزیں نہ ہوں تو جو نہ ہوں تو مجھے اس پر خود بھی بڑی حیرانگی ہوتی ہے، میں بابک صاحب کے ساتھ اور انجینئر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، امید ہے اس کا حل گو گل پر ہر چیز یہاں بیٹھ کر بھی دیکھی جا سکتی ہے کہ یا تو اس کا جواب دے دیں ہمیں یا فرض کریں یہ Satisfied نہیں ہوتے تو پھر جیسے ان کی مرضی ہے وہ کچھ کریں گے، ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے بابک صاحب؟

جناب سردار حسین: ٹھیک ہے جی، ہم اور حاجی صاحب ابھی بیٹھ جاتے ہیں اور پھر چلو، چلو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 4903، نعیمہ کشور صاحبہ۔

* 4903 _ محترمہ نعیمہ کشور خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ خیبر پختونخوا کو مرکز سے زکوٰۃ کی مد میں کتنا فنڈ فراہم کیا گیا اور یہ کن کن مدات میں خرچ ہو گا، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) زکوٰۃ فنڈ کی مد سے نئے ضم شدہ اضلاع کو کتنا کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے اور کن کن مدات میں اور شعبوں میں خرچ ہو گا۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب انور زیب خان (وزیر زکوٰۃ و عشر) جواب (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم نے پڑھا):

(الف) صوبہ خیبر پختونخوا کو مرکز سے زکوٰۃ کی مد میں کل 1189.721 ملین روپے ملے ہیں، مذکورہ رقم کے ساتھ زکوٰۃ فنڈ کے اکاؤنٹ میں موجود رقم سے 169.279 ملین روپے شامل کر کے مالی سال 2019-20 کا بجٹ تیار کیا جس کا کل حجم 1359.000 ملین روپے ہے جو صوبے کے تمام اضلاع بشمول نئے ضم شدہ اضلاع میں مروجہ طریقہ کار کے مطابق آبادی کے تناسب پر تقسیم کیا جائے گا، جس کی مد وار تفصیل ضمیمہ الف پر پیش خدمت ہے:

(ب): ایضاء

محکمہ زکوٰۃ وعشر بجٹ مالی سال 2019-20 (ضمیمہ الف)

مجوزہ زکوٰۃ بجٹ 2019-20 (ملین میں)	مدات	سیریل نمبر
1359.000	سالانہ زکوٰۃ بجٹ	
510.000	گزارہ الاؤنس (60%)	الف
85.000	جنرل تعلیمی وظائف اور پروفیشنل تعلیمی وظائف 10%	
85.000	دینی مدارس 10%	
68.000	صحت 8%	
102.000	جہیز 12%	
850.000	میزان (الف)	
130.000	مستحقین کی فنی تربیت کے وظائف	ب
123.000	انتظامی اخراجات	
124.000	صوبائی سطح کے ہسپتال	
5.OOO	بلڈ ٹرانسفیوژن کے ادارے	
60.000	خصوصی فنڈ برائے صحت	
0.000	نابینا اور کوڑھ (جذام) میں مبتلا افراد کے لیے خصوصی فنڈ۔	
60.000	خصوصی فنڈ برآئے حق مہر	
7.000	خپل کور فاؤنڈیشن مکان باغ مینگورہ سوات	
509.000	میزان (ب)	
1359.000	کل میزان	

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، صبح سے جو بات دہرائی جارہی ہے، میں اس کو نہیں دہراؤں گی کہ مجھے بھی ابھی ملا ہے لیکن اگر آپ میرے کوسچن کا پارٹ (ب) پڑھ لیں، میں بحث نہیں کروں گی کہ نئے ضم اضلاع کو کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے اور کن کن مدات اور شعبے میں خرچ کیا جارہا ہے؟ میرا یہ کوسچن ہے، مجھے اس کا جواب تو نہیں دیا گیا کہ کتنا فنڈ دیا گیا ہے اور جو Copy / paste کر کے جو مجھے لسٹ Provide کی گئی ہے، وہی لسٹ ہے جو ہمیشہ سے چلتی آ رہی ہے کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ "خپل کور فاؤنڈیشن" مکان مینگورہ سوات جو ہے وہ قبائلی اضلاع میں واقع ہے، دوسرا نہ کوئی مجھے یہ پتہ ہے کہ جو Blood transfusion کے ادارے ہیں، ادھر قائم ہیں، مطلب جو صوبے میں Already جو سسٹم چل رہا ہے وہ لسٹ مجھے Provide کی ہے کہ یہ لیں، بس یہ آپ کو دے دیا ہے، تو میرے خیال

میں اس پر کوئی Work نہیں ہوا ہے کہ کتنا فنڈ دیا گیا ہے اور کس کس، کہاں خرچ ہو رہا ہے؟ اور اس تنظیم کے بارے میں جو تفصیل ہے وہ تو عنایت اللہ صاحب نے اپنے کوئسچن میں بیان کر لی ہے باقی آپ کی مرضی کہ کوئسچن کے ساتھ کیا کرتے ہیں؟

Mr. Speaker: Who will respond? Ji, Akbar Ayub Sahib.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جناب سپیکر، یہ میڈم تو اصلاحات کا پوچھ رہی ہیں، کیا کرنے ہیں؟ جو سوال کیا ہے اس کا تو جواب تو ڈیپارٹمنٹ نے دے دیا ہے کہ اتنی اماؤنٹ ہے اور وہ پورے صوبے میں آبادی کے لحاظ سے برابر تقسیم کی جائے گی، زکوٰۃ چیئرمین ابھی اپوائنٹ ہو گئے ہیں جناب سپیکر، I think within a few days یہ فنڈز ٹرانسفر ہوں گے اور جو جن جن مد میں Distribute ہونے ہیں، اس کی لسٹ ساتھ (لف) ہے۔ جناب سپیکر، اس کے ساتھ اس میں مجھے تو کوئی ایشو نظر نہیں آتا، کوئی اصلاحات آپ چاہتی ہیں آپ اپنی بھی Suggestions دیں، ان شاءاللہ ہم Forward کریں گے ڈیپارٹمنٹ کو، اگر اس میں بہتری کے لیے کوئی چیزیں ہیں تو آپ بتائیں۔

جناب سپیکر: جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، میں نے Simple جو کوئسچن پوچھا ہے، اگر میں بحث شروع کروں تو لمبی بحث ہے، میں نے Simple پوچھا ہے کہ نئے ضم اضلاع کو آپ کتنا فنڈ دے رہے ہو؟ مجھے صرف اتنا وہ دے دیں۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر، 1359 ملین روپے ہیں پورے صوبے کے ضم اضلاع اور پرانے Settled districts، ابھی ایک صوبہ ہے، پورے صوبے میں ابھی آبادی کے لحاظ سے برابر تقسیم کئے جائیں گے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: پاپولیشن کے لحاظ سے یہ فنڈ تقسیم ہوگا، اضلاع کی پاپولیشن کے لحاظ سے، ٹھیک ہو گیا؟ آگے چلیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ تمام صوبے میں اضلاع کی پاپولیشن کے حساب سے یہ فنڈ جاتا ہے اور ایک ان کا مروجہ طریقہ کار ہے، اسی کے تحت یہ چلتا ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: تو کیا صوبے کے سب اضلاع کے لیے یہ طریقہ کار چلے گا، سب کے لیے؟

جناب سپیکر: سب کے لیے، سارے ہی اضلاع ہیں. All the districts پاپولیشن کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ٹھیک ہے سر، پھر میں پریس نہیں کروں گی۔

جناب سپیکر: 4942، سماجی بہبود، نعیمہ کشور صاحبہ۔ سوشل ویلفیئر کا کوئی جواب دے رہا ہے؟

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب، میں دوں گا۔

* 4942 _ محترمہ نعیمہ کشور خان: کیاوزیر سوشل ویلفیئر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے کے کتنے اداروں اور دفاتر میں خواتین کے تحفظ کی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں؛

(ب) جن اداروں اور دفاتر میں قانون کے مطابق خواتین کے تحفظ کے لئے کمیٹیوں کا قیام عمل میں نہیں لایا گیا، ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود) جواب (وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم نے پڑھا): (الف) سرکاری اور نیم سرکاری اداروں میں سے اب تک 149 اداروں نے کمیٹیاں بنائی ہیں جبکہ 40 غیر سرکاری اداروں نے کمیٹیاں بنائی ہیں۔

(ب) آج مورخہ 07 جنوری 2020 تک 1160 سے زائد محکمہ جات جو کہ Section 4 (A) خیبر پختونخوا انسداد برائے ہراسیت 2018 کے قانون میں درج ہیں اور ان کو بھجوا دیئے گئے ہیں، مزید برآں متعلقہ اداروں سے موصول ہونے والے نوٹسز کو سوشل میڈیا پر نشر کیا جا رہا ہے، فروری 2019 سے پہلے صوبائی سطح پر محتسب کے ادارے کی غیر موجودگی کی وجہ سے اداروں میں کمیٹیاں موجود نہیں تھیں لہذا کمیٹی کو تشکیل دینے کے لیے اخبارات میں اشتہارات دیئے جائیں گے تاکہ زیادہ سے زیادہ محکموں تک معلومات کو پہنچایا جا سکے۔

31 دسمبر 2019 سے پہلے جن اداروں کو نوٹسز جاری کیئے گئے تھے، ان اداروں میں انسداد برائے ہراسیت 2018 کے قانون کے تحت کمیٹیاں قائم کر دی گئی ہیں۔

(فروری 2019 سے اب تک محتسب انسداد برائے ہراسیت خیبر پختونخوا کی کارکردگی کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گی ہے)

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، اس کو کُسچن پر تو میں پریس کروں گی کیونکہ اس پر میں نے پریس نہیں کیا کہ ٹھیک ہے ابھی ان کو وہ Setup کا پتہ نہیں ہے، ابھی یہ وہ نیا Setup لگا رہے ہیں جناب سپیکر صاحب، محتسب صاحبہ کی انہوں نے مجھے کارکردگی بتائی ہے، انہوں نے بار بار لیٹر لکھے ہیں لیکن ابھی تک انہوں نے تمام مکمل، انہوں نے کہا ہے کہ صرف 1160 محکموں میں، یہ تو صرف سرکاری محکمے اگر آپ دیکھ لیں تو آپ کے بنتے ہیں، تو یہ کتنے میں آپ نے جو Harassment کے لئے جو کمیٹی بنائی ہے،

یہ ہمارا قانون ہے، آپ نے محتسب کا ادارہ بنایا ہے تو کیوں وہ کمیٹیاں آپ لوگوں نے ابھی تک نہیں بنائیں، میرے خیال میں تو یہ ابھی تک سرکاری اداروں میں بھی نہیں بنیں اور یہ لازمی ہے اور بہت اہم ہے، تو میری تو ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کریں کہ اس کو کیوں نہیں کر رہے؟ محتسب صاحبہ نے بار بار اس پر لیٹرز بھی لکھے ہیں اور یہ آپ کا Law ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> جناب سپیکر، 31 دسمبر کو جن ڈیپارٹمنٹس نے اپنی کمیٹیاں Women Harassment Act کی جو Notify نہیں کی تھیں، ان کو نوٹسز دیئے گئے تھے، ابھی ڈیپارٹمنٹ جناب سپیکر، کہہ رہا ہے کہ تقریباً تمام ڈیپارٹمنٹس نے اپنی کمیٹیاں Notify کر دی ہیں اور Ombudsman کا آفس بھی زبردست طریقے سے چل رہا ہے، میرے اپنے ہری پور میں تین کیسز ہوئے ہیں، ان کی Hearing ہوئی ہے جناب سپیکر، جہاں تک مجھے معلوم ہے، یہ بہترین چل رہا ہے، اگر کسی ڈیپارٹمنٹ میں نہیں ہوئی تو یہ اس کو Identify کر دیں، ہم اس کو کروادیں گے، اگر کوئی رہ گئے ہیں غلطی سے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> جناب سپیکر صاحب، میں نہیں Identify کروں گی، کیا ہمارے ہاؤس میں ہیں؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی؟

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> کیا ہمارے ہاؤس کی بنی ہیں؟ میں صرف منسٹر صاحب سے یہ پوچھوں گی کہ آپ کی منسٹری کے کتنے ڈیپارٹمنٹ ہیں، آپ کے کتنے کالجز ہیں، آپ کی کتنی یونیورسٹیاں ہیں؟ آپ نے مجھے کہا ہے کہ صرف 1160 بنی ہیں، آپ کے ابھی اپنے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں نہیں بنیں؟ تو آپ پرائیویٹ کو تو چھوڑیں، پرائیویٹ ہمارے کتنے ادارے ہیں؟

<u>جناب سپیکر:</u> یہ تو اس میں آپ نے مانگی ہوئی ہے اداروں کی تعداد۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> تعداد میں نے نہیں مانگی، میں نے کہا ہے کہ کیوں نہیں بنائی گئیں؟ تو میری تو ریکویسٹ ہو گی کیونکہ میں اس پر محتسب پر وہ نہیں اٹھا رہی، محتسب صاحبہ بار بار لیٹر لکھ رہی ہیں لیکن نہیں بن رہیں، تو کیوں نہیں بن رہیں؟ اور یہ کیسز آرہے ہیں، اگر ہم اپنی کمیٹی بنا رہے ہیں، آپ جناب سپیکر

صاحب، آپ بھی دلچسپی لے رہے تھے، بچوں پر بھی آپ نے کمیٹی بنادی، تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایک Law ہمارا بنا ہوا ہے کہ کمیٹیاں اپنے ادارے میں ہونی چاہئیں کہ خود وہ اپنے کیسز دیکھیں، تو پھر کیوں یہ ہم یہ کمیٹیاں نہیں بنا رہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، جی۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر، میڈم جو بات کر رہی ہیں جناب سپیکر، یہ بہت Important ہے----

جناب سپیکر: ہماری سیکرٹریٹ کی کمیٹی بنی ہوئی ہے جی۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر، میڈم نے کہا ہے، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا میں نے دو دن پہلے ابھی چارج لیا ہے، ابھی تک اس سٹیج پر میں نہیں پہنچا کہ مجھے پتہ ہو کہ بنی ہیں کہ نہیں بنیں؟ تو اگر میڈم Insist کرتی ہیں کمیٹی میں جانے کا تو اس میں حرج کوئی نہیں ہے، اگر کمیٹی کے Through اور اداروں میں بھی اگر بن سکتی ہیں، اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جناب سپیکر، آپ بھیج دیں بے شک۔

جناب سپیکر: کمیٹی میں بھیج دیں، Satisfied?

محترمہ نعیمہ کشور خان: ریفر کر دیں کمیٹی کو۔

Mr. Speaker: Okay.

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: کر دیں جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: تھینک یو جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 4942 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: "Ayes" have it. Question No. 4942 is referred to the concerned Standing Committee. Question No. 4920, janab Liaqat Ali Khan Sahib, ji, deferred. 4924, ji, Faisal Zeb Sahib.

* 4924 _ جناب فیصل زیب: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت صوبے میں خواتین کو فنی تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے کوشاں ہے؛

(ب)اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں میں PK-24 ضلع شانگلہ میں خواتین کی فنی تعلیم کے فروغ کے حوالے سے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور کتنے نئے منصوبے زیر غور ہیں، مذکورہ حلقہ میں کتنی فی صد خواتین دیگر حلقوں کی خواتین کے مقابلے میں ان سہولیات سے محروم ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود جواب (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم نے پڑھا)</u> : (الف) ہاں۔

(ب) محکمہ صنعت، تجارت وفنی تعلیم صوبہ میں خواندہ لڑکوں اور لڑکیوں کی فنی تعلیم کے لیے مختلف ادارے چلا رہے ہیں جو کورس مکمل ہونے پر طلباء وطالبات کو سرٹیفکیٹ اور ڈگریاں جاری کرتے ہیں۔ خواندہ / ناخواندہ لڑکیوں اور خواتین کے لیے محکمہ سماجی بہبود، خصوصی تعلیم وترقی خواتین نے خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع کے دیہی / شہری علاقوں میں چھوٹے پیمانے پر دستکاری مراکز قائم کئے ہیں جن میں سلائی کڑھائی کا ہنر سکھایا جاتا ہے۔

ضلع شانگلہ PK-23 میں اس وقت تین مراکز قائم ہیں جن میں ایک مرکز ترقیاتی بجٹ سے اور دو جاری بجٹ سے چل رہے ہیں۔ محکمہ ہذا نے اگرچہ PK-24 میں اب تک کوئی مرکز قائم نہیں کیا ہے تاہم چونکہ قریبی حلقہ میں تین مراکز قائم ہیں اس لئے مذکورہ حلقہ کی خواتین کی فیصد کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ آئندہ سال کے سالانہ ترقیاتی بجٹ 2020-21 میں حلقہ PK-24 کے لئے ایک دستکاری مرکز شامل کیا جائے گا۔

<u>جناب فیصل زیب</u>: جناب سپیکر، میں اس پر سپلیمنٹری کوئسچن لانا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لائیں۔

<u>جناب فیصل زیب</u>: میں نے ان سے پوچھا ہے کہ صوبے میں سوشل ویلفیئر میں کتنے منصوبے زیر غور ہیں؟ تو انہوں نے صوبے کا جواب نہیں دیا مرکز کا جواب مجھے دیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ سوشل ویلفیئر کا کتنا بجٹ اس بار مختص کیا گیا ہے؟ اس کے بعد جناب سپیکر، انہوں نے کہا ہے کہ ہم 2020-2021 میں PK-24 کے لئے دستکاری مرکز شامل کریں گے، تو 2020-2021 کب آئے گا، اس کا پتہ نہیں ہے لیکن یہ بتایا جائے کہ 2019 میں انہوں نے کیا، انہوں نے PK-24 کے لیے مختص کیا ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ Basic سوال جو میرے بھائی کا ہے کہ PK-24 کے اندر کوئی سوشل ویلفیئر سنٹر نہیں ہے، وہ بالکل درست کہہ رہے ہیں۔ ساتھ ہی PK-23 میں تین سوشل ویلفیئر سنٹرز ہیں جن سے ان کے حلقے کے لوگ بھی مستفید ہو رہے ہیں لیکن جناب سپیکر، یہ ان کی بات میں وزن ہے کہ ان کے حلقے میں یہ سنٹر ہونا چاہیئے، جس طرح ڈیپارٹمنٹ نے جناب سپیکر، Propose کیا ہے کہ Next ADP میں ان شاءاللہ ان کے لئے ہم سوشل ویلفیئر سنٹر ان کو حلقے میں بنا کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی فیصل زیب۔

جناب فیصل زیب: منسٹر صاحب اتنا بتائیں کہ 2019 کے بجٹ میں اس ڈپارٹمنٹ کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا ہے اور 2019 میں انہوں نے PK-24 کو کیوں شامل نہیں کیا۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر، یہ زیادہ ڈیٹیل مانگ رہے ہیں، Concerned Minister موجود نہیں ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم ڈیفر کر دیتے ہیں، Next week ہشام انعام اللہ خان آ کر آپ کو ڈیٹیل میں جواب دے دیں گے۔

جناب فیصل زیب: کوئسچنز ڈیفر ہوں گے اور ممبران کے کمیٹی میں جائیں گے تو اس کو بھی کمیٹی میں بھیج دیں۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: چلیں آج فیصل ایک دن ذرا گزارہ کر لیں، کمیٹی میں جانے کی ضرورت نہیں ہے، میں Commitment کرتا ہوں آپ کو ایک سنٹر کرا کے دیں گے ان شاءاللہ، یہ Commitment ہے، آپ سے یہ میں کر سکتا ہوں

جناب سپیکر: جی نثار خان، نثار کا مائیک کھولیں۔ جی نثار خان، مائیک کھولیں نثار خان کا، سپلیمنٹری ہے آپ کا؟

جناب نثار احمد: ہاں سپلیمنٹری، سر، میرا اس کے ساتھ Related question یہ ہے کہ منسٹر صاحب یہ بھی وضاحت کریں کہ یہ نئے ضم اضلاع کے لئے دستکاری سنٹر کا پروگرام ہے اور ابھی اس سال ان لوگوں نے اس بجٹ میں کوئی چیز ڈالی ہے؟ میں خصوصاً اپنے ضلعے کی بات کر رہا ہوں، وہاں پہ ابھی تک نہ کوئی ہے اور نہ کوئی نظر آ رہا ہے اور نہ کوئی ہمیں بتا دیا گیا ہے کہ کس طرح ہے؟ لیکن۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، اکبر ایوب صاحب، یہ کہتے ہیں کہ جو قبائلی اضلاع ہیں، خاص طور پر وہ اپنے ضلع کی بات کر رہے ہیں کہ آئندہ ADP کے لیے کوئی منصوبہ ہے، دستکاری سکول قائم کرنے کا؟

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر، یہ تو Concerned Minister ہی بتا سکتے ہیں، یہ اس کو نسچین سے میرے خیال میں اس کا تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ابھی بجٹ بنا تو نہیں ہے نا، وہ ابھی تو Proposal بھیجی جا رہی ہے۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: I think جناب سپیکر، اگر یہ فریش کو نسچین Submit کر دیں تو ڈیٹیل میں ڈیپارٹمنٹ ان کو جواب دے دے گا لیکن مجھے اتنا پتہ ہے جناب سپیکر، AIP جو Short term Merged Areas کا پروگرام ہے، اس میں سوشل ویلفیئر کے لئے کافی اماؤنٹ رکھی گئی ہے اور ان شاءاللہ Merged Areas کو یہ تمام Facilities صوبے کے ساتھ آپ کو Deliver کر دی جائیں گی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Thank you. Leave applications: جناب محب اللہ خان صاحب، منسٹر آج کے لئے، ڈاکٹر امجد علی صاحب، منسٹر آج کے لئے، جناب سردار محمد یوسف صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب آغاز اکرام اللہ گنڈاپور صاحب، ایم پی اے آج کے لئے ملک بادشاہ صالح صاحب، ایم پی اے آج کے لئے جناب فیصل امین گنڈاپور صاحب، ایم پی اے آج کے لئے جناب محمد ریاض صاحب، ایم پی اے آج کے لئے حاجی انور حیات صاحب، ایم پی اے آج کے لئے محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، جناب عبدالکریم صاحب، معاون خصوصی آج کے لئے، جناب آصف خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے حاجی فضل الہیٰ صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب ہشام انعام اللہ صاحب، منسٹر آج کے لئے، جناب سراج خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب کامران بنگش صاحب معاون خصوصی آج کے لئے، محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے For today, all these want leave

Is it the desire of the House that leave may be granted? Those who are in favour of it may say 'Ayes', those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted

جناب سپیکر: یہ ایک دو Legislations ہیں، ان کو لے کر پھر اس پہ آ جاتے ہیں۔ آگے آئٹم نمبر 8، 9 لاء منسٹر، یہ کون پیش کرے گا؟ Legislation اکبر ایوب صاحب، آپ کریں گے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): سر، مجھے نہیں بتایا گیا۔

Mr. Speaker: Item No. 8, 9: Is there any Minister ready? No. Item No. 10, 11: Is there any Minister ready?

8، 9 عاطف خان کریں گے۔

مسودہ قانون بابت ویگرینسی ریسٹرینٹ مجریہ 2020 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Okay. Item No. 8. The Senior Minister for Sports, Culture and Tourism, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Vagrancy Restraint Bill, 2020, in the House.

جناب محمد عاطف (سینیئر وزیر کھیل و ثقافت): جناب سپیکر، Khyber Pakhtunkhwa Vagrancy Restraint Bill, 2020 کو ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سرکاری ریسٹ ہاؤسز اور سیاحتی جائیدادیں مجریہ 2020 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No.9: The Senior Minister for Sports, Culture and Tourism, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Government Rest Houses and Tourism Properties Development, Management and Regulation Bill, 2020, in the House.

Mr. Muhammad Atif (Senior Minister for Sport & Culture): I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Government Rest Houses and Tourism Properties Development, Management and Regulation Bill, 2020 may be introduced in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

Senior Minister for Sport & Culture: Thank You.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سول انتظامیہ (عوامی خدمات کی فراہمی اور بہتر حکمرانی) مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10: The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Administration (Public Service Delivery and Good Governance) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Administration (Public Service Delivery and Good Governance) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Administration (Public Service Delivery and Good Governance) Bill, 2020 may be taken into the consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Ayes', those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clause (1) of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Clause (1) stands part of the Bill. Mr. Salahuddin, MPA, to please move his first amendment in Clause (2) of the Bill. First amendment in Clause (2) of the Bill: Mr. Salahuddin Sahib.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir, I beg to move that in Clause (2), in paragraph "L", in third line, the words "but does not include" may be substituted with the word "including". Sir, the only purpose is that Police has been taken out of this entire Bill, so, all I want is that even the Police be included in this Clause.

Mr. Speaker: Law Minister, to respond please. .

وزیر قانون: سر، میں اگر ریکویسٹ کردوں، تھوڑی سی امنڈمنٹ جس کے لیے لانا چاہتے ہیں، ان کا مقصد ہم سن لیں تو اس کے اوپر پھر بات کرلیں گے جی۔

Mr. Salahuddin: I said it a little bit earlier, the rest of all the Departments, let me read it out that "Public agency means any Department or office of Government at the level of Tehsil, District or Division, as the case may be notified by the Government for the purpose of this Act but does not include Police", so, what is wrong with Police, why not to include the Police? Just inclusion of that, that is Government Department at level, as well.

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب

وزیر قانون: سر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ بالکل انہوں نے اچھا ایشو انہوں نے Point out کیا ہے لیکن میں ان کو ایشورنس دلانا چاہ رہا ہوں، اصل میں جو پولیس کو وہ اس کے اندر لانا چاہتے ہیں تو یہ ادھر مناسب نہیں ہوگا، یہ چونکہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے لئے ہے، اس کو زیادہ مضبوط بنانے کے لئے ہے، پولیس کے لئے الگ سے ہم ایک ایکٹ، ابھی امنڈمنٹ لا رہے ہیں، وہ بڑا Comprehensive ہے۔ یہاں پر ممبرز سے جو شکایات ہمیں موصول ہوئی ہیں، تقریباً ڈیڑھ سال میں بار بار ممبرز نے شکایت کی ہے تو پولیس کو زیادہ Accountable بنانے کے لئے ہم ایک نئی قانون سازی سر، ہم لا رہے ہیں، تو میں ریکویسٹ کرونگا کہ اس میں اس وقت یہ نہ لائیں کیونکہ یہ اس Scope سے باہر ہے اور ان شاءاللہ جلد میرے خیال میں مہینے کے اندر ہی وہ ایکٹ بھی اس اسمبلی میں آئے گا تو ادھر یہ سارے Concerns پھر حل ہو جائیں گے کیونکہ پولیس ایکٹ میں آئے گا۔۔۔

جناب سپیکر: پولیس اور لوکل گورنمنٹ کا Self contained law ہے نا، تو وہ اس میں آجائیں گے۔

Mr. Salahuddin: Okay Sir, I withdraw.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr.Salahuddin, MPA, to please move his second amendment in Clause 2 of the Bill.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir, I beg to move that in Clause 2, in paragraph "o", after the word "frame" the words "in accordance with law" may be added; and I think the Law Minister shouldn't have any difficulty with this. The things should be in accordance with the law.

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، یہ بھی تھوڑا سا اگر Explain کر دیں، کونسی سیکشن میں وہ کی اور کیوں لانا چاہتے ہیں؟

Mr. Salahuddin: Let me read it out once again that in clause 2, in paragraph "o", after the word "frames", the words "in accordance with law".

یہ جو بھی کچھ ہے، it should be in accordance with law, and I don't think there would be any problem with anyone to add these words that things should be in accordance with Law.

وزیر قانون: سر، مجھے تھوڑا سا آنریبل ممبر کی Assistance چاہیئے ہوگی، Clause 2 میں وہ کہہ رہے ہیں "o" میں، "o" اگر پورا پڑھ لیں تو میرے خیال میں Context پھر پورا سمجھ میں آ جائے گا۔

Mr. Salahuddin: Special initiative means a task of quality objective meant for public good, assigned by the department to be accomplished in a specified time frame. Is everything clear? In a specified time in accordance with the law will make it even more effective.

وزیر قانون: سر میں نے تھوڑا سا اس لئے کہا کہ Read out کر لیں کیونکہ اج مجھے یہاں پہ امنڈمنٹ ملی ہے تو اس میں لکھا ہے کہ Frames, the word "Frames" کے بعد، یہاں پر Frames نہیں ہے Frame ہے تو اس کو تو اگر وہاں پر ٹھیک نہیں ہے تو یہ بھی ٹھیک کر دیا جائے میرے خیال میں اور In accordance with law میں میرے خیال میں سر کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن چونکہ Frames کا لفظ مجھے یہاں نظر نہیں آیا یہ Frame ہے Frames نہیں ہے، Law میں ضروری ہے کہ Exact words آئیں سر۔

جناب سپیکر: Frame کر لیں اور ان کی امنڈمنٹ آپ نے Accept کر لی۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it; amendment stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amended clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the amended clause 2 stands part of the Bill. Clauses 3 to 31: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 3 to 31, therefore, the question before the House is that clauses 3 to 31 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes'.

کوئی تو بولیں، لاء منسٹر صاحب، کرسیوں کو زبان دے دیں۔

Those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it; clauses 3 to 31 stand part of the Bill.

<u>جناب محمود احمد خان:</u> سر، ہم نے تو No بولا ہے

<u>جناب سپیکر:</u> وہ آپ نے گپ لگایا نا، آپ بڑے سیریس قانون دان ہیں، ماشاء اللہ (شور) یہ کہتے ہیں کہ جب ادھر سے Yes کوئی نہیں بولے گا تو ہم No تو کہیں گے نا، ایک ڈپٹی سپیکر صاحب نے Yes کہا ہے، ہو گیا نا۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> سر، ہم نے No بولا ہے، Counting کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، Yes والے بولیں جی۔

Yes, preamble and long titles also stand part of the Bill

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سول انتظامیہ (عوامی خدمات کی فراہمی اور بہتر حکمرانی) مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> "Passage Stage': Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Administration (Public Service Delivery and Good Governance) Bill 2020 may be passed.

<u>Minister for Law</u>: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Administration (Public Service Delivery and Good Governance) Bill, 2020 may be passed.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Administration (Public Service Delivery and Good Governance) Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: 'Ayes' have it; the Bill is passed.

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> سر، آپ کی وجہ سے ہم نے ہونے دیا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> Thank you very much اس طرح اچھی Coordination رہے، ہاؤس بھی اچھا چلے، مسئلے بھی حل ہوں، ہم تو یہ چاہتے ہیں.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا زمین کا حصول مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Consideration of Bill, item No 12: Mr. Munawar Khan, MPA, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Land

Acquisition (amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Munawar Khan: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

جناب منور خان: اس طرح میرے خیال میں میرا بھی اسی طرح ہو جائے کہ سارے Yes کہہ دیں تو میرے خیال میں بات ہی ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: منسٹر ریونیو بات کرتا ہے اس کے اوپر۔

جناب منور خان: اس میں سر، میں ایک چیز میں-----

جناب سپیکر: آپ کرتے ہیں پہلے؟ آپ پہلے کر لیں پھر منسٹر ریونیو کر لیں، کر لیں منور خان صاحب، آپ بات۔

جناب منور خان: تھینک یو جی۔ اس سلسلے میں جی لاء منسٹر اور ریونیو منسٹر سے بات ہو گئی ہے، وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر یہ سلیکٹ کمیٹی کو ریفر کیا جائے تاکہ وہاں پہ ان پہ Proper discussion ہو جائے تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیجیں تاکہ ڈسکشن اس پہ ہو جائے، میرے خیال میں یہ بھی میرے ساتھ Agree کریں گے سلیکٹ کمیٹی پہ۔

Mr. Speaker: Ji ji, Minister for Revenue.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا زمین کا حصول مجریہ 2020 کا مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جانا

جناب شکیل احمد (وزیر مال واملاک): جناب سپیکر، جس طرح منور خان صاحب نے کہا اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیجا جائے۔

Mr. Speaker: So, is it the desire of the House that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (amendment) Bill, 2020 may be referred to the Select Committee? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is referred to the Select Committee.

جناب منور خان: سر، وہ بھی اناؤنس کریں، نام۔

تحریک التواء

جناب سپیکر: اناؤنس کر دیں گے، آج ہی نام دے دیتے ہیں۔ ایڈ جر نمنٹ موشنز، کال اٹنشن تو کوئی ہے نا؟ Mr. Akram Khan Durrani Sahib, to please move his adjournment motion No. 138, in the House

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اہم فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ محکمہ تعلیم محکمہ ابتدائی ثانوی ضلع بنوں، لکی مروت، کرک مختلف اضلاع میں اساتذہ ایس ایس ٹی، ڈی ایم، سی ٹی اور پی ایس ٹی وغیرہ کی بھرتی کے لئے ایف ٹی ایس (Fair Testing Service) نے ان بندوں کے لئے ٹیسٹ، امتحانات کے لئے خدمات حاصل کیں۔ مذکورہ ادارے نے ٹیسٹ سے ایک دن پہلے پیپرز Out کروائے اور لاکھوں روپے ان پیپرز کے عوض جو تھے لوگوں سے جمع کئے گئے، تو یہ سکینڈل قومی اخبارات میں بھی آیا، اس کی وجہ سے صوبے کے تعلیمی نظام پر برے اثرات اور نتائج پڑے ہیں، نہ یہ ٹیسٹ کئے گئے اور ساتھ میں جو لوگوں نے پیسے جمع کئے، تین بار، ابھی تک وہ پیسے بھی ان لوگوں کو واپس نہیں کئے گئے۔ جناب سپیکر صاحب، ایجوکیشن میں یہ ایک ڈیڑھ سال میں جو تباہی ہوئی، اس سے پچھلے ادوار میں بھی پورا محکمہ جو تھا وہ بالکل اس طرح ہے کہ اگر آپ ایجوکیشن کے بارے میں کہیں پہ بھی کسی سے بھی پوچھیں گے، اس کی بہت بڑی تباہی ہوئی ہے اور اسمبلی کے Floor پہ بھی یہاں پر ہم ہمیشہ بات کرتے تھے، جو مشیر تعلیم ہے کہ یہ اس کو نہیں چلا سکتے اور آخر میں ہماری وہ بات درست ثابت ہوئی اور حکومت نے اس کا نوٹس لیتے ہوئے اس سے وزارت تعلیم بھی واپس لے لی۔ ابھی میں کئی دنوں سے میں اخبار میں دیکھ رہا ہوں، اکبر ایوب خان کے بارے میں عجیب سی باتیں آ رہی ہیں کہ وہ میٹرک پاس ہے اور مختلف انداز سے کچھ لوگ اس کو نشانہ بنا رہے ہیں، اکبر ایوب خان جو ہیں وہ خاندانی تعلیم یافتہ ہیں (تالیاں) اور جس طریقے سے وہ انجینئر تو نہیں تھے لیکن سی اینڈ ڈبلیو کو بھی اس طرح چلایا، میرے خیال میں اپوزیشن نے، ہم اس کو بھی سراہتے ہیں کہ بڑا ایک اچھا Role ادا کیا، ابھی یہ ہے کہ مجھے امید ہے کہ یہ ابھی ان لوگوں سے جو کہ حکومت نے اس سے ڈیپارٹمنٹ لیا ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ ایک وزارت کی تو تباہی کی، محکمہ تعلیم

کو تباہ کیا، مجھے پتہ نہیں ہے کہ کونسی دوسری وزارت دی ہے؟ میرے خیال میں اس کی بھی تباہی ہو جائے گی اور یہی حال ہو گا۔ ابھی ہم صرف یہی پوچھتے ہیں کہ ان لوگوں کا کیا قصور ہے جنہوں نے تین تین بار، چار چار بار پیسے جمع کئے، غریب لوگ ہیں، کبھی مجھ سے مانگتے ہیں، کبھی آپ سے، کبھی کرایہ نہیں ہوتا ہے، ابھی تین بار یہ ایف ٹی ایس جو ہے اور ابھی تو یہ بھی بات ہے، اس کی انکوائری کی جائے کہ اس میں مشیر تعلیم کا شیئر ہے، اس کا ایک دوست ہے وہ اور یہ اس کو چلا رہے تھے اور یہ خود ہی اسی کو دے رہا ہے جس میں اس کے شیئرز تھے تو ابھی ایک تو انکوائری اس بات کی ہونی چاہیئے کہ اس کا کیا واسطہ ہے؟ جو بالکل بضد تھے کہ یہ کرے گا اا اگر ایک دفعہ پیپر Out ہو گیا دوسری بار، تیسری بار ابھی یہ بھی بتایا جائے کہ اس کے خلاف جو ٹسٹنگ ایجنسی۔ حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں اور وہ بیچارے جو غریب لوگ ہیں ان کو وہ پیسے کب واپس کریں گے اور گورنمنٹ اس پہ ابھی کیا اقدامات کرتی ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی اکبر ایوب صاحب۔

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: جی شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، محترم اپوزیشن لیڈر صاحب نے جو ایشو اٹھایا ہے، اس میں اتنی بڑی Amount involve نہیں ہے لیکن یہ جو Fair Testing Service ہے، کوئی انہوں نے Stay order لیا ہوا ہے اور عدالت نے Status quo maintain کا حکم دیا ہے جس وجہ سے جوں کے توں ہیں معاملات، جناب سپیکر، میں نے چونکہ ایک آدھ دن ہوا ہے، میں نے ڈیپارٹمنٹ Takeover کیا ہے تو آج جب میں نے ڈیٹیلز لی ہیں جناب سپیکر، تو تقریباً 1650 اساتذہ کا ایشو ہے۔ اس طرح ان کے پاس پوسٹس ہماری زیادہ گئی ہوئی ہیں لیکن جو Irregularity کوئی ٹیسٹ بھی ہوا ہے وہ 1650 اساتذہ کا ہے اور میں نے پوچھا جی اماؤنٹ کیا بنتی ہے، میرا خیال ہے پانچ، ساڑھے پانچ لاکھ روپے اماؤنٹ بنتی ہے، ابھی ساڑھے پانچ لاکھ روپے کی چھوٹی اماؤنٹ کی وجہ سے آج پانچ مہینے ہو گئے ہیں کہ تمام ٹیچرز، کوئی بھی بھرتی نہیں ہو سکا اور معاملات آگے نہیں چل رہے ہیں جناب سپیکر، ان شاءاللہ Next week, first working day پہ ان شاءاللہ میں ان سے رابطہ کرونگا، ہم Within a week اس مسئلے کو حل کریں گے، اگر یہ کمپنی اس مسئلے کو حل نہیں کرے گی تو میں On the Floor of the House یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ کمپنی اس صوبے میں ان شاءاللہ آئندہ کام نہیں کرے گی، ہم اس کو Black list کریں گے، مجھے تھوڑا ٹائم دیں، مجھے تھوڑا معاملات پہ گرفت کرنے دیں، ان شاءاللہ یہ تمام مسئلے ہم حل کریں گے۔ بنگش

صاحب نے بھی، انہوں نے بھی جو ان سے ہو سکا، انہوں نے کوشش کی، مسائل بہت ہیں اس محکمے میں جناب سپیکر، یہ آسان محکمہ نہیں ہے چلانے کا، بہت بڑے ہمارے جو ٹارگٹس ہیں، بہت بڑے ہیں، جو ہمارا ریفارم ایجنڈا ہے، وہ بہت بڑا ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ دن رات کام کرکے تمام بھائیوں کی Both Ayes of the House پہ سب کا تعاون ضرورت ہوگا جناب سپیکر، میرٹ کو ہم نے سر فہرست رکھنا ہے، اس صوبے کے بچوں کی تعلیم کا یہ مسئلہ ہے، اس صوبے کی اگر ترقی ہوگی جناب سپیکر، تو وہ تعلیم کے Through ہوگی اور کوئی طریقہ نہیں ہے، یہی ایک طریقہ ہے، اس کو Seriously لینا ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ مل جل کر ہم یہ تمام مسائل کریں گے۔

جناب سپیکر: جی درانی صاحب، آپ پریس کرتے ہیں، یا درانی صاحب، آپ کی ایڈجرنمنٹ موشن ہے، آپ پریس کرتے ہیں یا جیسے اکبر ایوب صاحب نے کہا، جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، میں نے سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی، ہمارے نئے منسٹر صاحب نہیں آئے تھے تو میں نے سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی مبارکباد دی ہے اور توقع بھی رکھتے ہیں اور ہمیں امید بھی ہے ان شاءاللہ کہ ایجوکیشن جس طرح انہوں نے کہا کہ بہت مشکل ڈیپارٹمنٹ ہے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں ابھی ان شاءاللہ کہ جو تھوڑے بہت مسائل ہونگے وہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ نہیں ہونگے اور ظاہر ہے جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ میں کسی Individual کے اوپر بات نہیں کرتا لیکن یہ جو پبلک آفس ہوتا ہے، اس کو اس طرح سمجھنا کہ جاگیر ہے، ایسا نہیں ہوتا جناب سپیکر، اور ظاہر ہے آپ دیکھ رہے ہیں کہ جس طرح درانی صاحب نے کہا، بار بار ہم ڈیمانڈ کر رہے تھے اور حکومت نے اس کا نوٹس لیا حکومت نے اور ڈیپارٹمنٹ کو چیلنج کیا جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب کے نوٹس میں لاؤں گا کہ یہ جب این ٹی ایس یہاں پہ یہ ادارہ آیا تو میں نے Floor of the House مخالفت کی تھی جناب سپیکر، ہم نے ٹیچرز کو اپوائنٹ کرنا ہوتا ہے، ظاہر ہے ہمارے اپنے جو Examination کے بورڈز ہوتے ہیں، ہماری یونیورسٹی ہے، یعنی جو بھی Applicant ہوتا ہے جناب سپیکر، وہ میٹرک سے لیکر پی ایچ ڈی تک Exams conduct ہوتے ہیں، اب باہر سے ایک Blacklist ادارے کا آنا اور اسی ادارے کو Hundred marks دینا اور پھر دوسری سائیڈ پہ اپنے تمام Academics کو آپ سو نمبر دیتے ہو جناب سپیکر، تو یہاں پہ Human interference رہے گی، جناب سپیکر، یہاں پہ Nepotism اور کرپشن کے Windows کھلیں گی جناب سپیکر، میں نے پہلے بھی بتایا تھا اور میں منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا

چاہتا ہوں کہ پچھلے ساڑھے تین چار سال میں این ٹی ایس نے ہمارے صوبے کے نوجوانوں سے پچپن ارب روپیہ اکٹھا کیا ہے جناب سپیکر، پچپن ارب روپیہ، تو اس کی ضرورت نہیں ہے جناب سپیکر اور مجھے امید ہے ان شاءاللہ کہ یہ جو Testing agencies ہیں یا جو ٹیسٹ ہے اپوائنٹمنٹ کی، ٹیچرز کی اپوائنٹمنٹ کے لئے میں امید رکھتا ہوں کہ سنجیدگی کے ساتھ منسٹر صاحب اس پہ غور کریں، اس کی ضرورت نہیں ہے، ہمارے پاس نہیں ہونا چاہیئے اختیار کہ ہم کسی کو ایک نمبر دیں، جب ہمارے پاس یہ اختیار آ جاتا ہے جناب سپیکر، تو پھر جناب سپیکر، رشوت کا بازار گرم ہوتا ہے، اپنے اور پرائے کا بازار گرم ہوتا ہے اور پھر وہاں پہ میرٹ کی بالادستی نہیں رہتی ہے۔ تو جناب سپیکر، یہی ہم امید رکھتے ہیں ان شاءاللہ کہ ایجوکیشن ہم سے جتنا ہو سکے گا ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ جناب سپیکر، ایسا نہیں ہے کہ ایجوکیشن میں کوئی اپوزیشن ہے یا کوئی حکومت ہے لیکن ضرور سوچنا چاہیئے، اب این ٹی ایس کے بعد ایف ٹی ایس آیا، میں نے Floor of the House پہ ڈیمانڈ کیا کہ تحقیقات ہونی چاہئیں کہ آیا یہ ایف ٹی ایس ادارہ کس کا ہے؟ میں نام نہیں لے رہا لیکن پھر میں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ یہ جو Conflict of interest کا جو بل ہم لائے تھے، اس کا کیا ہوا؟ یہ تو ظاہر ہے جو لوگ صاحب اختیار ہیں، جو لوگ صاحب اقتدار ہیں، وہ Share holders ہیں تو یہ کس طرح ممکن ہو سکے گا؟ جناب سپیکر، تو اس چیز کو بڑا Seriously لینا چاہیئے جناب سپیکر، اس چیز کو نہیں ہونا چاہیئے۔ اپوائنٹمنٹ کی جو بات ہے، بالکل اس کو دیکھنا چاہیئے، میں دوبارہ یہ ریکویسٹ کرونگا کہ جو پی ایس ٹی ہے، جو ڈسٹرکٹ کیڈر ہے، جو پراونشل کیڈر ہے، ان کی Qualification enhance ہونی چاہیئے تاکہ Cream of the cream enter ہو جائے اور جو ہمارا سروس سٹرکچر ہے اس پہ عمل درآمد ہو تاکہ جو Vacant Posts ہوں وہ بھی Fill ہوں، تو میری ان شاءاللہ امید ہے کہ اب یہ منسٹر صاحب جو ہیں اس پہ Seriously غور کریں گے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Satisfied, Durrani Sahib.

<u>قائد حزب اختلاف:</u> خوشدل خان بات کریں، پھر ایک بات میں کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی خوشدل خان۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سپیکر صاحب، بہت بہت شکریہ۔ یہ جو ایڈجرنمنٹ موشن ہے، ہمارے اپوزیشن لیڈر جناب اکرم خان درانی صاحب نے فائل کی ہے، بہت Important ہے۔ ابھی یہاں پر جو سلیکشن پراسیس ہے، یہ تقریباً پانچ چھ ایجنسیاں ہیں، این ٹی ایس ہے، ایف ٹی ایس ہے، اے ٹی ایس ہے، یوٹی ایس ہے، میرا کوسچن آپ سے بھی ہے اور ہاؤس سے بھی ہے اور منسٹر صاحب بھی تشریف فرما

ہیں کہ آیا ہمارا سلیکشن پراسیس یا ہمارے اپنے آدمیوں پر اتنا اعتماد نہیں ہے کہ وہ اپنے ادارے کے لئے، اپنے محکمے کے لئے سلیکشن نہیں کر سکتے ہیں؟ کیا ہم اتنے کرپٹ ہوگئے ہیں کہ اب پنجاب سے لوگ آتے ہیں اور ہمارے سٹوڈنٹس سے، ہمارے Candidates سے امتحانات لیتے ہیں؟ پیسے لوٹ کر جاتے ہیں۔ تو یہ ایک کوئسچن آتا ہے میرے ذہن میں کہ وہ لوگ، کیا کہتے ہیں، جو اسلام آباد میں بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں سے اربوں روپے جس طرح بابک صاحب نے فرمایا کہ پچپن ارب روپے لے گئے ہیں اور یہ تو سر، مجھے تو اس میں کوئی بہتری نہیں بلکہ ہمارا جو سٹینڈرڈ اس سے اور بھی بدترین ہونے کی طرف جا رہا ہے، تو میری ہاؤس سے بھی کہ ہم ایک مشترکہ قرارداد لے آئیں کہ ان چیزوں کو ہم ختم کرلیں اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کو اختیارات جس طرح ہمارے جو خیبر پختونخوا کے Appointment Promotion and Transfer Rules, 1989 ہیں، اس میں طریقہ کار ہے، Method ہے، ہماری ریکروٹمنٹ پالیسی ہے جو Approve ہو چکی، اسمبلی سے بھی ہو چکی ہے، انہوں نے وہ کیا ہے۔ اب سر، دیکھیں یہاں پر جو اس موشن میں لکھا گیا ہے، کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں اس منسٹر صاحب سے کہ آپ نے اس کے خلاف انکوائری کی ہے، یہ کیوں پرچے آؤٹ ہو رہے ہیں؟ اور سر، آپ سے پھر کہ اسمبلی میں بھی سر، آپ نے جو بھی اپوائنٹمنٹ کی ہے، Through آپ نے ایف ایس ٹی کی ہے، کیا سر، آپ کے سٹاف پر جو ہمارے سیکرٹری صاحب ہیں، اس پر اعتماد نہیں ہے، کیا اس کے ساتھ دوسرے سیکرٹری صاحب ہیں اس پہ اعتماد نہیں ہے، کیا یہ لوگوں کو نقل فراہم کریں گے، کیا یہ پیپر آؤٹ کریں گے کہ ہماری اسمبلی میں اپوائنٹمنٹ جو ہو گئی، وہ بھی ایف ایس ٹی کی اس پر ہو گئی ہے؟ تو سر، یہ ایسی چیزیں ہوتی ہیں، یہ خود اعتمادی بحال کرنی چاہیئے، ہمارے اچھے آفیسرز ہیں Honest officers ہیں، ہمارے محکمے میں اچھے اچھے لوگ ہیں، ہم ایسے پنجابیوں کو دیتے ہیں اور ہم نے یہ بھی سنا ہے سر، سننے میں آیا ہے، شاید آپ کو بھی پتہ ہو کہ پھر اس میں ڈیپارٹمنٹ اب ایجوکیشن میں کتنی اپوائنٹمنٹس ہوتی ہیں؟ ہر سال ہزاروں ایس ایس ٹیز ہوتے ہیں، پی ٹی سی ہوتے ہیں، پی ایس ٹیز ہوتے ہیں، اے ٹیز ہوتے ہیں، ڈرائنگ ماسٹرز ہوتے ہیں، یہ تمام، تو یہ کتنے، اب جس طرح سر نے فرمایا منسٹر صاحب نے، اس پر Status quo ہے، اس پر Stay ہے، اب یہ جو پیپرز آؤٹ ہو چکے ہیں تو آیا ڈیپارٹمنٹ نے کیا ایکشن لیا، ڈیپارٹمنٹ نے کیا انکوائری کی ہے؟ ہاؤس کو بتائیں کیا ایکشن لے لیا گیا؟ جب اخبار میں آ گیا، سوشل میڈیا پر آ گیا، لوگوں کو پتہ چل گیا تو آپ نے کیا ایکشن لے لیا؟ It means کہ آپ جب ایکشن نہیں لے لیتے ہیں تو اس کا مطلب ہے

کہ خاموشی نیم رضا ہے، اس میں پھر آپ کا بھی کچھ نہ کچھ اس چیز میں ہوگا کہ آپ ایکشن نہیں لیتے ہیں کہ سوشل میڈیا، یا تو اس سوشل میڈیا کے خلاف جائیں، اس اخبار کے خلاف جائیں جس اخبار میں شائع ہو گیا، اس کو آپ نوٹس دے دیں ہرجانے کا نوٹس کہ آپ نے یہ الزام لگایا اور اگر الزام ٹھیک ہے تو پھر آپ کو انکوائری کرنی چاہیئے اور یہ پریکٹس بند کیا جائے۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں ہاؤس سے کہ ایک قرارداد لے آتے ہیں کہ ہمارے جتنے بھی Recruitment processes ہوں اپنے صوبے میں ہوتے ہیں، اپنے محکمہ جات میں ہوتے ہیں، اپنے افسروں پہ اعتماد کرنا چاہیئے۔ Thank you, Sir.

<u>جناب سپیکر</u>: درانی صاحب، میرے خیال میں پوائنٹ تو آپ کا Well elaborate ہو گیا ہے، ابھی آپ کیا فرماتے ہیں؟ ایڈمٹ کر کے تو بحث ہی ہونی تھی، تو بحث تو ہو ہی گئی۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: تھوڑی سی میں ایک بات واضح کروں، اکبر ایوب صاحب نے کہا کہ اس میں پانچ لاکھ روپے ہیں، میں نے جو مسئلہ اٹھایا ہے، پانچ لاکھ کا نہیں اٹھایا ہے، میرے پی ایس کو فون آیا کہ ایس ایس ٹی پہ اگر آپ کے لوگ ہیں، نو لاکھ روپے تیسری جگہ پہ رکھیں، جب آپ کو ہم اپوائنٹمنٹ دے دیں گے تب ہاتھ میں تو تب آپ نو لاکھ روپے ہمیں دے دیں۔ اصل میں جو ایجنسیاں ہیں، یہ اپوائنٹمنٹ سر، سرے سے اس میں لوگوں سے، ابھی ہمارے بنوں کے خلیفہ گل نواز ہسپتال میں اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ سپیشل برانچ سے، آئی ایس آئی سے، ایم آئی، کسی دوسرے ادارے سے خدارا آپ رپورٹ منگوالیں کہ اس میں کیا کیا ہوا ہے؟ تو ہم تو صرف یہی کہتے ہیں کہ یہ صرف یہ نہیں ہے کہ ٹیسٹنگ ایجنسی میں تین سو روپے لگتے ہیں، یہ ایڈوانس میں یہ پوسٹیں بیچتے ہیں لیکن مجھے تو ابھی دوبارہ آج کا اخبار جب میں پڑھ رہا تھا، حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ گریڈ سولہ تک ڈیپارٹمنٹ خود کرے گا اور پبلک سروس کمیشن سے یہ اختیار واپس لیا ہے، اگر Fair Testing Agency کو آپ گریڈ سولہ کا تحصیلدار دے دیں، ایڈمنسٹریشن آفیسر دیں گے تو بدنامی تو اس وقت ہوگی جب وہاں پر ڈائریکٹ ایڈمنسٹریشن کے لوگ آپ ڈالیں، اس میں آپ اے ایس آئی بھرتی کریں گے پولیس کے، میری گزارش یہ ہے کہ جو خوشدل خان نے بات کی، اس سے ہمارا اتفاق ہے لیکن کم از کم اگر مقامی ایم پی ایز جس ضلعے کے ہوں، خواہ اپوزیشن میں ہے خواہ گورنمنٹ سے ہے اور اب گورنمنٹ کو بتا دیں، جب خلیفہ گل نواز جو میرے دادا کے نام پہ ہسپتال ہے، اس کی جب اپوائنٹمنٹس ہو رہی تھیں، یہ بیٹھے ہیں، میرے وہاں پر اس حلقے کے ایم پی اے ہیں جہاں پر ہسپتال ہے، ہم نے چیف منسٹر کو کہا کہ وہاں پر یہ کیا ہو رہا ہے؟ یہاں پر جو

کمیٹی تھی، اس میں شہرام خان تھے، اس میں یہ سلطان صاحب تھے جو ہمارے ساتھ چار وزراء تھے، ان کو میں نے بتادیا، ابھی اگر یہ کمیشن سے آپ لے کر اور پھر ایجنسیاں اس پوسٹوں کو بھیجیں تو اس صوبے میں جو اچھے نیک نام لوگ آتے ہیں، ان کا کیا ہوگا؟ ہمارا تو اپنے سیکرٹریوں پہ بھی اعتماد ہے، ہمارے اداروں پہ بھی اعتماد ہے لیکن خدارا یہ جو ابھی گیم ہو رہی ہے، جو سٹارٹ ہے اور لوگوں نے، بڑے بااثر لوگوں نے یہ ٹیسٹنگ ایجنسیاں ابھی بنائی ہیں اور بھی بن رہی ہیں، تو میری آپ سے گزارش ہے، حکومت سے کہ سنجیدگی سے اس مسئلے کو لے، صرف اس کا نہیں کہ Stay ہے، وہ تو ختم ہو جائے گا، ہم سارے یا اکٹھے پھر کورٹ کے سامنے جائیں گے کہ خدارا اس پہ Stay ختم کرو، ریکویسٹ کریں گے، خوشدل خان سے بھی ہم گزارش کرتے ہیں لیکن اصل مسئلہ جو ہے اس کا تدارک اس طرح ہوگا جب وہ سات لاکھ پہ، نو لاکھ پہ، دس لاکھ پہ، بیس لاکھ پہ ایک پوسٹ کا سودہ کرتے ہیں اور پھر اس میں نالائق لوگ آتے ہیں اور میرٹ کے لوگ ہیں، پھر وہ میرے خیال میں اس کو اپوائنٹمنٹ نہیں ملتی، میں نے تو پہلے کہا کہ اکبر ایوب صاحب پہ ہمیں اعتماد ہے، اس منسٹری میں وہ بہتری لائے گا اور وہ تجاویز سننے والا آدمی بھی اور تجاویز پہ عمل کرنے والا بھی آدمی ہے، اس طرح نہیں ہے لیکن جو Previous تباہی ہوئی ہے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی، اس کے لئے ہم بیٹھے ہیں، یہ ہمارے ساتھ بیٹھیں، سیکرٹری ایجوکیشن کو بلائیں اور ہم اس کو صاف بتادیں گے۔ اسی طرح جو میں نے بات کی خلیفہ گل نواز ہسپتال کی، میں نے کل سیکرٹری ہیلتھ کو فون کیا، یہاں پر وہ ہوں گے یا نہیں ہونگے اور میں نے اس کو بتادیا، شہرام خان وہاں پر تھے عمرے میں، مجھے آج سیکرٹری نے کہا کہ میں نے یہ نوٹس شہرام خان کے نوٹس میں لایا ہے، ابھی آپ دیکھیں کہ ایک منسٹر ہے، اس کا نوٹیفکیشن ہوا ہے کہ یہ ابھی ہیلتھ کا منسٹر نہیں ہے اور بچپتر لوگوں کے آرڈرز اس کے بعد وہ کروا رہا ہے، جب وہ اس منسٹری کا نہیں ہے اور جو Concerned Minister ہے اس سے پوچھتا بھی نہیں ہے، میں نے تو اپنی زندگی میں یہ نہیں دیکھا کہ منسٹر کا نوٹیفکیشن بھی اس کا ابھی نہیں ہے، وہ ابھی محکمے میں ہے بھی نہیں اور وہ آرڈر ابھی بھی کرواتا ہے، چونکہ اس میں بہت سی چیزیں ہیں، جب سیکرٹری ہیلتھ ہمارے ساتھ بیٹھے گا، منسٹر بیٹھے گا تو ان شاء اللہ اس کے سامنے بھی وہ چیزیں ہم لائیں گے، ہم یہاں پر کسی کی بے عزتی کے لئے نہیں کرتے ہیں، ہم ہمیشہ اصلاح کے لئے بات کرتے ہیں سپیکر صاحب، جب آپ سے بھی کبھی کبھی ہم لڑتے ہیں، وہ صرف اس اسمبلی کو ممبران اسمبلی کو عزت دینے کے لئے ہم کرتے ہیں، ہماری کوئی اس طرح بات نہیں ہے کہ ہم ضرور کسی کو، ابھی ایک اور بات ہے، میں نے آپ سے بات کی تھی،

اس کے بعد آپ مجھے موقع دیں گے، وہ بھی آپ کے سامنے آ جائے گی، تو وہ بھی جو ہم بات کر رہے ہیں، اس کی ابھی بالکل دلیل پہ ہم کریں گے کہ ہم یہ بات اس طرح کیوں کر رہے ہیں؟ آپ کا بہت بہت شکریہ، باقی منسٹر صاحب جس طریقے سے بھی ہو ہمارے ساتھ بھی بیٹھیں اور خوشدل خان بھی ہو گا اور ہمارے پارلیمانی لیڈر بھی ہوں گے، ایجوکیشن کو ہم ٹھیک کرنا چاہتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہو، بہتر ہو، اس میں کوئی ایسی بات نہ ہو کہ ہمارے مستقبل کے معماروں کا ایک ہی محکمہ ہے جی، اس سے لوگ نکلیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس پہ Serious thinking کی ضرورت ہے اور اس پہ میرے خیال میں آپ سب بیٹھ کر کوئی اس پہ کریں۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔ جی جی، منسٹر صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر، میں صرف ریکوسٹ ایک کر رہا ہوں، پھر شیر اعظم صاحب بات کر لیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: باقی چیزیں رہ جائیں گی، پھر ایجنڈا سارا۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، میں نے ریکوسٹ کی ہے کہ چونکہ لیڈر آف اپوزیشن نے بہت اہم مسئلہ Floor of the House پر لایا ہے اور یہ ایڈجرنمنٹ موشن انہوں نے پیش کی ہے سر، میری ریکوسٹ یہ ہے کہ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ اس کو سر دست اس کو ادھر ختم نہ کریں، اس کے اوپر آپ detailed debate رکھ لیں، جو ایڈجرنمنٹ موشن کا طریقہ کار ہوتا ہے جس میں تین دن کا نوٹس ہوتا ہے اور اس کے بعد detailed discussion کے لئے وہ اسمبلی میں آتی ہے اور سر، یہ Rule 73 اگر دیکھ لیں تو اس میں سر، یہ ہے کہ Procedure to be followed After hearing the member asking for-----

<u>جناب سپیکر</u>: اصل میں اس کا طریقہ تو وہی ہے لیکن تین چار ممبرز بول گئے، Already debate ہو ہی گئی ہے اور یہی بات انہوں نے تین دن بعد بھی کرنی ہے، تو اس-----

<u>وزیر قانون</u>: کر دیں، میرے خیال میں اہم ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ایڈمٹ کر لیں پھر دوسری ایڈجرنمنٹ موشن Lapse ہو جائے گی نا، ایک دن میں ہم ایک لے سکتے ہیں۔ اب اس کے بعد ثناء اللہ صاحب والی ہے، اگر اس میں، تو اب ڈسکشن ہو ہی گئی ہے اور منسٹر صاحب بھی Agree ہو گئے ہیں، یہی باتیں Repetition میں آ جائیں گی، تو یہ تو ہو گیا، اب ہم دوسری ایڈجرنمنٹ موشن جو-----

<u>وزیر قانون</u>: سر، چونکہ لیڈر آف اپوزیشن کا ایک جاری کوسچن ہے-----

جناب سپیکر: وہ Satisfied ہو گئے ہیں۔

وزیر قانون: اگر وہ مانتے ہیں، مجھے پھر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف: سلطان خان کے ساتھ میرا بھی اتفاق ہے۔

جناب سپیکر: پھر اگلی رہ جائے گی، پھر دوسری ایڈمٹ کر دیں۔

قائد حزب اختلاف: ٹھیک ہے، بالکل جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion No. 138 may be admitted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion No. 138 is admitted for discussion at proper time.

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: کال اٹنشن: جی، موشن Move کر رہا ہے، ایک منٹ آپ بات کر لیں، ان کو بات کر لینے دیں۔ شیر اعظم وزیر صاحب۔

جناب شیر اعظم خان: **اعوذ با اللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔**

Mr. Speaker, I want to raise very important issue on Point of Order on the section 225

اے جی این ہسپتال جس کو ہم خلیفہ گل نواز ہسپتال کہتے ہیں، بنوں میں بڑا ہسپتال ہے، خلیفہ گلنواز ہسپتال جناب اکرم خان درانی صاحب جب وزیر اعلیٰ تھے، اس وقت میں تعمیر ہوا ہے Establish ہوا Here after onward سٹی سکین کھل گیا تو پھر ہسپتال میں اپوائنٹمنٹ کے سلسلے میں آپ کے نوٹس میں To seek your intervention in the matter، عرض کرنا چاہتا ہوں اور اس ہاؤس کے نوٹس میں بھی، Gross negligence ہوا ہے اپوائنٹمنٹس میں دعویٰ ہے پی ٹی آئی کا کہ ہم میرٹ پر اپوائنٹمنٹ کرتے ہیں Transparent manner میں، ادھر انصاف کی اور میرٹ کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں، For example ایک منسٹر جارہا ہے دوسرا آرہا ہے، درمیان میں Transit period orders میں آرڈر نکالے جارہے ہیں، ایک سال اس پر بیٹھا رہا، اس میں بورڈ آف گورنر کے چیئرمین نے پھر اپنے بیٹے کو اٹھارہ گریڈ میں Sorry سترہ گریڈ میں سوشل میڈیکل آفیسر بھی لگایا گیا ہے، چیئرمین بورڈ آف گورنر، اس کے بعد اس کو ہٹایا بھی گیا، اب ایک منسٹر کا جب نوٹیفکیشن بھی ہو

جائے،اس کا Portfolio بھی چینج ہو جائے یا Remove ہو جائے یا جس طرح بھی ہو (قطع کلامیاں) I want to address through Speaker, I want اب منسٹر صاحبان تو ادھر نہ نیانہ پر اناتشریف نہیں رکھتے ہیں،ان کو تو کسی وقت ان شاء اللہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب بڑی Important بات کر رہے ہیں اور۔۔۔۔۔

جناب شیر اعظم خان: بلائیں گے جب وہ آ جائیں آپ کے حکم کا مسٹر سپیکر، آپ کے حکم کی تعمیل نہیں ہو رہی ہے، کوئی منسٹر بھی حاضر نہیں ہوتا ہے ماسوائے اس دو چند کے۔

جناب سپیکر: تو میں تو جو کر سکتا ہوں، میں کر رہا ہوں، میں نے کہا جو منسٹر حاضر نہیں ہو گا، میں اس کے کوئسچنز اٹھاؤں گا اور سٹینڈنگ کمیٹیوں کو بھیج دوں گا۔

جناب شیر اعظم خان: اب عرض یہ ہے کہ یہ جتنی بھی اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں Malafied طریقے سے ہوئی ہیں، ہر ایک اپوائنٹمنٹ کا اپنا Set procedure ہے، رولز ریگولیشنز کے مطابق ہوتی ہے، اس کا کوئی پروسیجر نہیں ہے، ایک سال اس پر بیٹھا رہا، پورا ایک سال اور اس کے بعد جب منسٹری چینج ہوئی تو Next day آرڈرز ایشو ہو گئے، یہ کونسا انصاف ہے، یہ کونسا طریقہ ہے، کونسا پروسیجر ہے، کونسے رولز ریگولیشنز کو Apply کرتا ہے۔

جناب سپیکر: اذان کا نماز کا ٹائم ہے۔

جناب شیر اعظم خان: میری عرض ہے مسٹر سپیکر، کہ ان سب اپوائنٹمنٹس کو کینسل کیا جائے اور ان کو Re advertise کیا جائے اور صحیح Transparent اور Set procedure کے ساتھ نئے طریقے سے اپوائنٹمنٹس ہوں، حالانکہ یہ ایشو وزارتی سطح پر ہم نے ڈسکس کیا ہے Time and again جس میں جناب درانی صاحب بھی تشریف رکھتے تھے اپوزیشن لیڈر اور ایک Question Raise ہوا تھا اور ڈسکس بھی ہوا تھا کہ ایسا نہیں ہو گا۔ جہاں تک کلاس فور کی بات ہے، اسی ہسپتال میں کلاس فور، زمین، اراضی میری ہے اور جناب اکرم خان درانی صاحب نے اس ہسپتال کو منظور کرا کے لوگوں پر احسان کیا ہے، رولز ریگولیشنز کے مطابق زبانی Written یا فیصلے کے مطابق اس ہاؤس کے فیصلے کے مطابق All C IV employees are placed under the recommendation and proposal of the concerned MPA. یہ میری Constituency ہے جس میں ہسپتال ہے، ایک کلاس فور میرے کہنے پر نہیں لگایا گیا۔ اسی طرح دوسرے ایم پی ایز کے بھی حقوق ہیں، ڈسٹرکٹ لیول پر

ہیں، درانی صاحب کی سفارش پر بھی کسی کلاس فور کو نہیں لگایا، یہ ذرا اپنی پارٹی کے منشور کو دیکھیں، پارٹی کے اپنے Manifesto مقصد کو دیکھیں۔۔۔۔۔

(اذان)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 02.00 p.m. on Monday

اذان کا وقت ہو گیا ہے ابھی کوئی بزنس نہیں ہو گا، اذان، یہ دیکھیں نا انہوں نے خطبہ شروع کر دیا۔ جی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، ہم اس کے متعلق بات کرنا چاہتے ہیں کہ کمیٹی کو بھیجیں اور وہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی سردار خان صاحب، ابھی تو Adjourned ہو گیا نا۔

جناب سردار خان: میرا یہ ہے اور وہ رہ جائے گا۔

جناب سپیکر: ابھی یہ Monday کو ہی لائیں، پھر وہ انہوں نے اپنا خطبہ ارشاد کرنا تھا، میں کیا کروں، میں Sitting adjourn کرنے کا اعلان کر چکا ہوں، وہ کہتے ہیں میں پرسوں کروں گا، نہیں کر رہا نا، وہ کہتا ہے کہ Sitting adjourned ہو گئی ہے۔

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 13 جنوری 2020ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)